باب 3: زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 22ء میں زری پالیسی کمیٹی نے زری پالیسی کے موافق موقف کو معکوس کرکے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 675 بی پی ایس کا اضافہ کردیا، کیونکہ سال کے دوران متعدد ملکی اور عالمی پیش رفتوں کے پاکستان کی کارکردگی پر گہرے اثرات پڑے اور معاشی استحکام کو لاحق خطرات میں اضافہ ہوگیا۔ 2021ء میں وبائی دور کے بعد عالمی طلب کی بحالی اور رسدی زنجیر میں تعطل اجناس کی عالمی قیمتوں کے سُپر سائیکل کا سبب بنا، جو فروری 2022ء میں روس یوکرین تنازع شروع ہونے کے بعد شدت اختیار کرگیا۔ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چین میں کووڈ کی نئی لہر کے پھیلاؤ کے باعث اجناس کی عالمی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کے ردعمل میں دنیا بھر کے کئی مرکزی بینکوں نے پالیسی ریٹس بڑھادیے جو مالی منڈیوں میں سختی پر منتج ہوا اور پاکستان کے بیرونی کھاتے پر اضافی دباؤ کی وجہ بنا۔ ملکی اعتبار سے ایک غیرمتوقع مالی پیکیج، مضبوط بحالی، سیاسی عدم استحکام اور پالیسی کی طویل غیریقینی نے سال بھر میں مہنگائی کے منظرنامے اور بیرونی کھاتے کو اضافی خطرات سے دوچار کیا۔ ان پیش رفتوں کے تحت م س 22ء میں قومی صارفی مہنگائی بڑھ کر 12.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو حکومتی ہدف کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے سال کے لیے مہنگائی کے 9 تا 11 فیصد کے ترمیمی تخمینے سے متجاوز تھی۔ قوزی مہنگائی میں اضافے کے رجحان سے معیشت میں مہنگائی کا بنیادی طلبی دباؤ ظاہر ہوتا ہے، م س 22ء میں قرضوں کی طلب دگنی سے زائد یعنی 10.5 فیصد سے بڑھ کر 21.1 فیصد ہوگئی، جس سے بڑھتے ہوئے لاگتی دباؤ اور مضبوط ملکی نمو کے اعدادوشمار کی عکاسی ہوتی ہے۔ م س 22ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے جاری سرمائے کے قرضوں کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ رعایتی مالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف) نے معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب بڑھادی۔

باب 3 زری پالیسی اور مہنگائی

3.1 پالیسی جائزہ

مالی سال 22ء میں پاکستان کو دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور روس اور یوکرین کے تنازع کے بھرپور منفی اثرات کا سامنا رہا۔ م س 22ء میں پاکستان کے حوالے سے کئی ملکی عوامل، بشمول معاشی سرگرمی میں مستقل اضافہ، غیر طے شدہ توسیعی مالیاتی پالیسی، ملک میں سیاسی عدم استحکام اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے بارے میں غیریقینی صورت حال جو روپے پر اثرانداز ہوئی، نے بھی توقع سے زائد مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

م س 22ء میں اوسط عمومی قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 12.2 فیصد ہوگئی، جو مہنگائی کے حکومتی اہداف کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے 9 تا 11 فیصد کے سالانہ نظرثانی شدہ تخمینے سے بھی متجاوز ہے (**شکل 3.2**)۔ پاکستان کا تجربہ جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک سے مختلف نہیں تھا۔ 2022ء کی پہلی ششماہی میں ایندھن اور غذا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ہمراہ معاشی سرگرمیوں میں وسعت نے ان ممالک میں عمومی مہنگائی کے مجموعی اعدادوشمار کو اہداف سے بڑھادیا (ملاحظہ کیجیے **باکس 3.1**)۔

جاری کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کے 2.8 ارب ڈالر سے بڑھ کر امسال 17.3 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جس سے پاکستان میں اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور ملکی طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ م س 22ء میں منڈی پر مبنی شرح مبادلہ نے دھچکوں کو جذب کرنے میں اپنا کردار ادا کیا اور 23.1 فیصد کی خاصی کمی آئی۔ تاہم اس صورتِ حال سے بلند خطرات کے تدارک کی ضرورت پیدا ہوئی، تاکہ مہنگائی اور بیرونی کھاتے پر توجہ دے کر مالی منڈیوں میں معاشی نمو معتدل ہوسکے (**شکل 3.1**)۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے م س 21ء میں موافق زری موقف برقرار رکھنے کے بعد م س 22ء میں پالیسی ریٹ کو خاصا سخت رکھتے ہوئے اسے مجموعی طور پر 675 بی پی ایس تک بڑھاکر 7.0 فیصد سے 13.75 فیصد کردیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے طلب کے دباؤ اور مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے لیے ضوابطی اقدامات بھی متعارف کرائے۔

جولائی 2021ء کے دوران زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر مہنگائی کے دباؤ میں بظاہر کمی آئی۔ اپریل 2021ء میں اگرچہ مہنگائی بلند سطح پر رہی، تاہم یہ 11.1 سے کم ہوکر جون 2021ء میں 9.7 فیصد رہ گئی۔ مزید برآں، قوزی مہنگائی شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں مستحکم رہی، جبکہ جولائی 2021ء میں مہنگائی کی توقعات پست ہوگئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کووڈ کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں میں جو سُست روی آئی تھی، اس کی بحالی مزید پختہ ہوئی۔ علی الخصوص، م س 21ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں 11.6 فیصد نمو آئی، دوسری طرف بلند تعدّد کے حامل طلبی اظہاریوں نے مسلسل زبردست نمو دکھائی۔

شکل 3.1: مہنگائی اور جاری کھاتے کا توازن

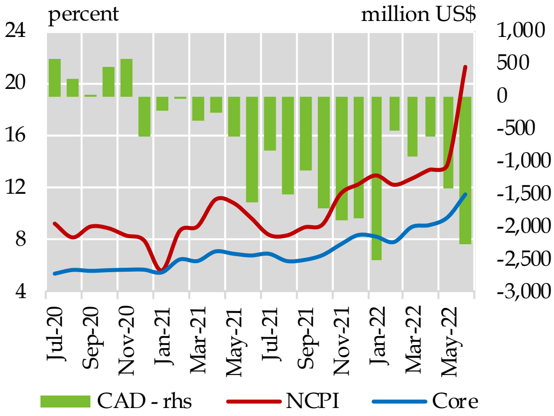

Source: Pakistan Bureau of Statistics & State Bank of Pakistan

شکل 3.2: مہنگائی کا تخمینہ اور 12 ماہی حرکت پذیر اوسط-م س 22ء (فیصد)

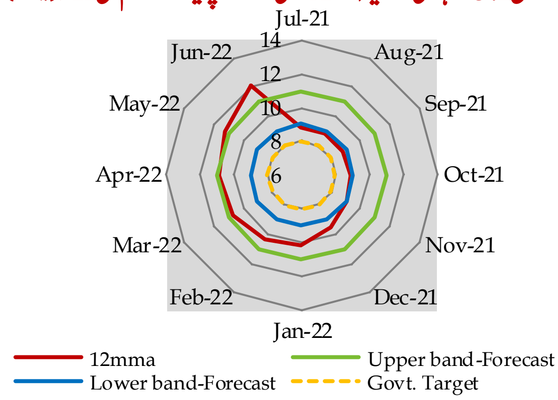

Source: Pakistan Bureau of Statistics, Planning Commission and SBP projections and calculations

اسٹیٹ بینک نے ان پیش رفتوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے م س22ء میں مہنگائی کا تخمینہ 7 تا 9 فیصد مقرر کیا جس میں نچلے (کمی) اور اوپری (بیشی) خطرات موجود ہیں۔ اوپری خطرات میں: (i) اجناس کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زائد اضافہ، (ii) توانائی کی قیمتوں اور پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی میں اضافہ ؛ (iii) شرح مبادلہ میں غیر موافق ردّوبدل ، جس سے درآمدی مہنگائی کی صورتِ حال خراب ہوسکتی ہے اور (iv) مالیاتی رساؤ شامل ہیں، جس سے ملکی طلب مزید بڑھ سکتی تھی۔ بنیادی نچلا عامل وبا کا دوبارہ پھیلاؤ تھا، جس سے ملکی اور عالمی معاشی بحالی کا عمل تعطل کا شکار ہوسکتا تھا۔ زری پالیسی کمیٹی نے ملکی معیشت کی مسلسل بحالی اور مہنگائی کے منظرنامے میں بہتری کے پیشِ نظر جولائی 2021ء کے فیصلے میں پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھا۔

جیسے جیسے پہلی سہ ماہی گذری اجناس کی عالمی قیمتوں میں مستقل اضافے اور ملک کے طلبی دباؤ نے مہنگائی اور جاری کھاتے کے لیے خطرات پیدا کرنے شروع کردیے۔ وسعت پر مبنی غیر متوقع مالیاتی پالیسی اور زری پالیسی کے مسلسل موافق موقف نے معاشی بحالی کی رفتار توقعات سے زیادہ بڑھادی۔ زرعی کارکردگی بھی اطمینان بخش رہی جیسا کہ چاول، مکئی اور گنے کی فصلوں کے زیرِ کاشت رقبے میں اضافے سے عیاں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ان رجحانات کی بنیاد پر م س22ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی نمو کا تخمینہ 4.0 تا 5.0 فیصد لگایا۔ تاہم، معاشی بحالی کے توقع سے تیزتر مشترکہ اثرات، اجناس کی قیمتوں میں اضافہ اور بیرونی کھاتے کا دباؤ روپے کی قدر میں کمی پر منتج ہوا، جس سے درآمدی مہنگائی میں مزید اضافہ ہوا۔ لہٰذا، جولائی اور اگست 2021ء میں نہ صرف ماہانہ مہنگائی میں سرعت آئی بلکہ گھریلو اور کاروباری دونوں زمروں کی مہنگائی کی توقعات بھی گذشتہ سروے کی نسبت تھوڑی سی بڑھ گئیں۔

زری پالیسی کمیٹی کو سال بھر مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے مناسب پالیسی ردعمل اور معاشی بحالی کا تحفظ کرنے کے تقاضے کے مابین توازن پیدا کرنے کا چیلنج درپیش رہا۔ وبائی صورتِ حال کی غیر یقینی میں کمی ہونے کے ساتھ ساتھ معاشی بحالی پختہ ہوتی نظر آئی اور نمو کی پائیداری یقینی بنانے، مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے اور جاری کھاتے کے خسارے کی نمو پر گرفت مضبوط کرنے کے لیے زری پالیسی کے بندوبست میں تبدیلی درکار تھی۔ چنانچہ زری پالیسی کمیٹی نے ستمبر 2021ء میں معاشی بحالی کے اس پختہ مرحلے پر پالیسی ریٹ 25 بی پی ایس بڑھاکر 7.25 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا، جو سمت کی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ 14 ماہ تک برقرار رہنے کے بعد زری پالیسی موقف میں تبدیلی آئی تھی۔

دوسری سہ ماہی میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے، ملکی توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور معاشی سرگرمیوں میں زبردست توسیع نے مہنگائی کا دباؤ مزید بڑھادیا؛ جبکہ جاری کھاتے کے خسارے کے منظرنامے کو لاحق خطرات اور بھی زیادہ نمایاں ہوگئے۔ بالخصوص، نومبر 2021ء میں ماہ بہ ماہ قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت دہائیوں کی بلند سطح پر پہنچ گئی، جبکہ اس مہینے تجارتی خسارہ بھی بلند رہا۔ اس دوران ملکی طلب کے بلند تعدّد اظہاریوں کے بلند تعدّد سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشی نمو میں تیزی رہی، گوکہ فروخت اور اشیاسازی کی چند مصنوعات کی پیداواری سطح معمول پر آنا شروع ہوگئی، بالخصوص گاڑیوں اور صارفی پائیدار اشیا میں۔ زری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے م س22ء کے لیے مہنگائی کی پیشگوئی کی سطح کو 7 تا 9 فیصد سے بڑھاکر 9 تا 11 فیصد کردیا۔

لہٰذا، زری پالیسی کمیٹی نے خطرات کے توازن کا جھکاؤ توقع سے زائد سرعت کے ساتھ نمو کی بجائے مہنگائی اور ابتر جاری کھاتے کی طرف ہوتا دیکھ کر دوسری سہ ماہی میں پالیسی ریٹ دومرتبہ بڑھادیا گیا، یعنی نومبر 2021ء میں 150 بیسس پوائنٹس اور اس کے بعد دسمبر 2021ء میں 100 بیسس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔ زری پالیسی کمیٹی نے پیشگی رہنمائی بھی فراہم کی جس میں بتایا گیا کہ پالیسی ریٹ میں اضافہ کرنے سے حقیقی شرح سود تھوڑی سی مثبت رکھنے کے حتمی ہدف کا حصول قریب تھا اور بنیادی تخمینے کے مطابق قریبی مدت میں زری پالیسی کی ترتیب بالعموم برقرار رکھی جانی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کے مضبوط ہوتے دباؤ کے لیے بھی اضافی اقدامات متعارف کرائے۔ ان میں، مطلوبہ نقدِ محفوظ بڑھانا، صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں سختی اور مختلف مصنوعات کے لیے درآمدات پر کیش مارجن عائد کرنا شامل ہیں (**جدول 3.1**)۔ مزید برآں، نومبر میں زری پالیسی کمیٹی نے زری پالیسی جائزوں کی سالانہ تعداد چھ سے بڑھاکر 8 کردی، جو بہترین بین الاقوامی روایات کے مطابق زری پالیسی کی تشکیل کے عمل کو زیادہ قابلِ پیش گوئی بنانے کی کوششوں کا حصہ تھا۔

جدول 3.1: م س22ء میں طلب کو استحکام دینے والے اقدامات

زمرہ	تفصیلات	
صارفی مالکاری	محتاطیہ ضوابط نے درآمدی گاڑیوں کی مالکاری موثر انداز سے روکی، اور ملک میں تیار کردہ/ اسمبل شدہ 1000 سی سی انجن سے زیادہ استعداد کی حامل گاڑیوں کی مالکاری اور دیگر صارفی مالکاری سہولیات جیسے ذاتی قرضے اور کریڈٹ کارڈز کے حوالے سے ضوابط کے تقاضوں کو سخت کر دیا تھا۔ 1000 سی سی سے بڑے انجن کی حامل گاڑیوں پر قرضے کی سہولت کی مدت بھی پانچ سال سے کم کرکے تین سال جبکہ 1000 سی سی تک انجن والی گاڑیوں کے لیے قرضے کی مدت سات سال سے کم کرکے 5 سال کر دی گئی تھی۔	**ستمبر 2021ء**
درآمدات	اضافی 114 اشیا کی درآمدات پر 100 فیصد کیش مارجن عائد کر دیا گیا تھا۔	**ستمبر 2021ء**
محتاطیہ ضوابط	دو ہفتوں کی مدت میں جدولی بینکوں کے لیے اوسط نقدِ محفوظ کی شرائط 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد جبکہ اس کا یومیہ حجم 3 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کر دیا گیا تھا۔	**نومبر 2021ء**
درآمدات	اضافی 177 اشیا کی درآمدات پر 100 فیصد کیش مارجن عائد کر دیا گیا۔	**اپریل 2022ء**

ماخذ: اسٹیٹ بینک

پاکستان کا زری پالیسی موقف معمول پر آنا عالمی تجربات کی روشنی میں تھا، کیونکہ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے دنیا بھر کے کئی اور مرکزی بینکوں نے بھی سال کے دوران پالیسی ریٹ میں اضافہ کر دیا تھا۔

م س22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران زری پالیسی کمیٹی نے پیشگی رہنمائی کے تحت پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔ زری پالیسی اجلاس کے موقع پر جنوری 2022ء میں مہنگائی کی رفتار (ماہ بہ ماہ مہنگائی) ماند پڑنا شروع ہوگئی، جبکہ گذشتہ برس کی نسبت سال بسال مہنگائی کے اعدادوشمار قدرے بلند تھے۔ مزید برآں، جیسا کہ سیمنٹ کی ترسیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، ٹریکٹرز اور کمرشل گاڑیوں سمیت بلند تعدّد کے طلبی اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے، طلبی دباؤ معتدل ہونا شروع ہوگیا۔ رسدی حوالے سے جولائی تا نومبر م س22ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی دھیمی ہو کر 3.3 فیصد (سال بسال) رہ گئی، جو بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت اور معاشی سرگرمیوں کی رفتار کو قابو کرنے کی غرض سے کیے جانے والے متعدد اصلاحی اقدامات کے اثرات سے ظاہر ہوتا ہے۔

مارچ 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے بعد میں ہونے والے اجلاس میں بھی کمیٹی نے پالیسی ریٹ برقرار رکھا، جس میں یہ نوٹ کیا گیا کہ ایندھن اور بجلی کی قیمتوں میں کمی، جس کا اعلان حکومتی ریلیف پیکیج میں کیا گیا، کے باعث مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری آئی، جو ریلیف پیکیج کی مدت سے مشروط ہے۔ مزید برآں، مالیاتی ایکٹ (ضمنی) 2022ء کے نفاذ سے بجٹ کی نسبت اضافی مالیاتی یکجائی اور م س23ء میں مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری ظاہر ہوتی ہے۔ فروری 2022ء میں شہری علاقوں میں قوزی مہنگائی کم ہوئی جبکہ ملکی طلب میں سُست روی نے جاری کھاتے کے خسارے پر دباؤ بھی کم کر دیا۔

فروری 2022ء میں تجارتی خسارے میں مزید 10 فیصد ماہ بہ ماہ کمی آئی، حالانکہ عالمی قیمتوں میں اضافے کے باوجود ایک ماہ قبل ہی اس میں 29 فیصد کمی آئی تھی۔ بلند تعدّد اظہاریوں سے معلوم ہوا کہ نمو معتدل ہوتی رہے گی۔

م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات، گوکہ بلند تھیں، مجموعی طور پر جوں کی توں رہیں۔ بالخصوص، جنوری 2022ء میں صارفین کی مہنگائی کی توقعات کا اشاریہ لگ بھگ نومبر 2021ء کی سطح پر رہا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشیا کی بلند قیمتوں سے جنم لینے والے مہنگائی کے ثانوی دور کے اثرات قابو میں رہے۔ اسی طرح، فروری 2022ء میں کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات کا اشاریہ سابقہ سطح پر مستحکم رہا، جس میں دسمبر 2021ء میں بڑی کمی آئی تھی۔

عین اس وقت جب معاشی اظہاریوں میں استحکام آنا شروع ہوا، تو کچھ عالمی اور ملکی پیش رفتوں نے م س22ء کی آخری سہ ماہی میں پاکستان کے معاشی استحکام کو سنگین چیلنجز سے دوچار کر دیا۔ اوّل، یوکرین کے بحران کا آغاز عالمی معیشت کے لیے سنگین رسدی دھچکے پر منتج ہوا۔ جب اس تنازع کے اثرات رسدی زنجیر میں تعطل اور اجناس کی قیمتوں میں تازہ اضافے کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلے، تو اس نے مہنگائی کے منظر نامے اور پاکستان کے بیرونی کھاتے کو بھی ابتر کر دیا۔ دوم، امریکی فیڈرل ریزرو نے 2008ء کے بعد سے پہلی مرتبہ مارچ 2022ء میں شرح سود بڑھادی اور 2022ء کے دوران فیڈ ریٹ میں زبردست سختی کا پروگرام واضح کیا۔ یہ اور اس کے ہمراہ اہم مرکزی بینکوں کی جانب سے پالیسی میں متوقع سختی کے اثرات عالمی مالی حالات پر مرتب ہونے کا امکان تھا۔ دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرح پاکستان کو بھی ایکویٹی منڈیوں سے خالص رقوم کے انخلا کا سامنا تھا، جبکہ بیرونی مالکاری کی لاگت بھی بڑھ گئی، جس سے پاکستان کے بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھ

گیا۔ سوم، ملکی سیاسی عدم استحکام کے ہمراہ پالیسی کی غیر یقینی سے معاشی منظر نامہ مزید سنگین ہوگیا۔ چہارم، چین میں کووڈ وبا کی نئی لہر سے رسدی زنجیر میں پیدا ہونے والے تعطل نے مہنگائی کے منظر نامے کو نئے خطرات سے دوچار کر دیا۔

شکل 3.1.1الف: مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت شکل 3.1.1ب: مہنگائی کا تسلسل

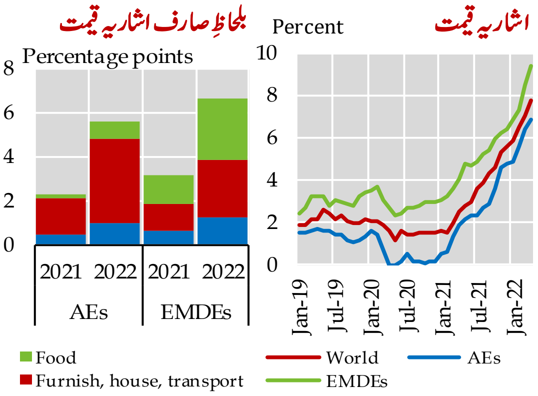

Source: World Bank

اپریل 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں ان پیش رفتوں کی روشنی میں پالیسی ریٹ 250 بیسس پوائنٹس بڑھا کر 12.25 فیصد جبکہ مئی 2022ء میں اسے مزید بڑھا کر 13.75 فیصد کر دیا گیا۔ م س22ء میں زری پالیسی کمیٹی نے عمومی اوسط قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت کی پیشگوئی میں ترمیم کرکے اسے 11 فیصد سے تھوڑا بڑھا دیا۔

شکل 3.1.2: ہدف سے متجاوز مہنگائی

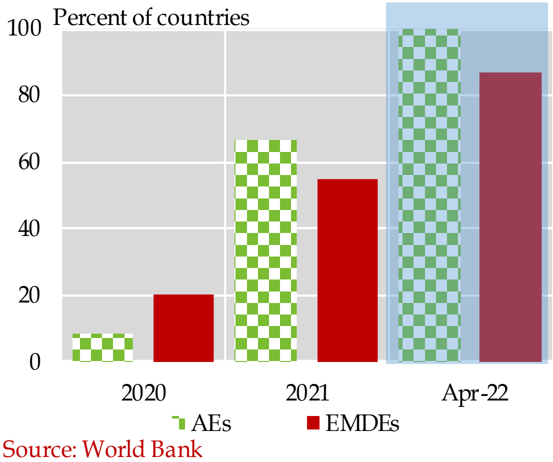

Source: World Bank

باکس 3.1: جنوبی ایشیائی ممالک–مہنگائی کی برداشت کی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں

عالمی معیشت کی بحالی کی مستحکم رفتار کے باعث کووڈ سے متعلق رسدی زنجیر میں رکاوٹیں اور موسمی حالات کی غیر یقینی کے باعث سال 2021ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان رہا۔[1] روس یوکرین تنازع کے باعث 2022ء میں معیشتوں کو نرخوں کے مزید دباؤ کا سامنا رہا (**شکل 3.1.1الف اور ب**) کیونکہ حملے اور اس کے نتیجے میں روس پر پابندیوں کی وجہ سے پہلے ہی سے اجناس کی بلند قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگیا۔ مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت میں نہ صرف بڑا اضافہ ہوا بلکہ یہ ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) دونوں میں مرکزی بینکوں کی ابتدائی شرحوں سے تجاوز کر گئی (**شکل 3.1.2**)۔ اسی تناظر میں 2022ء میں جنوبی ایشیا کی ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں پر یوکرین میں تنازع کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ جنوبی ایشیا میں صارفی مہنگائی میں بہ سرعت اضافہ ہو رہا ہے اور اس نے مرکزی بینکوں کے اہداف سے تجاوز کرنا شروع کر دیا ہے (**شکل 3.1.2**)۔

2022ء کے دوران مختلف خطوں میں بلحاظِ حصہ عمومی مہنگائی میں توانائی اور غذائی گروپ پیش پیش رہے (**شکل 3.1.1ب**)۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں تیل اور گیس کے نرخوں میں اضافے نے توانائی کی لاگت میں بڑھانے میں بڑا کردار ادا کیا۔ تاہم، ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں میں صارفی باسکٹ میں غذا کے بڑے حصے کے پیشِ نظر ایندھن کی بلند قیمتوں کے ہمراہ غذا اشیا کی قیمتوں میں اضافے نے بھی مجموعی مہنگائی بڑھانے میں بڑا کردار ادا کیا۔[2] بیشتر معیشتوں میں طلبی دباؤ کے ساتھ ساتھ رسدی زنجیر کے مسائل کی وجہ سے بیشتر معیشتوں میں قوزی مہنگائی بھی قبل از وبائی دور کی شرحوں سے متجاوز ہوگئی۔[3] اسی طرح، جنوری 2022ء کے بعد سے پاکستان میں مہنگائی کے دباؤ میں نہ صرف بڑی حد تک اضافہ ہوا بلکہ یہ ماسوا سری لنکا جنوبی ایشیا کی دیگر معیشتوں سے بلند رہی۔ توانائی اور غذائی مہنگائی نے عمومی مہنگائی کے اعداد و شمار بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا (**شکل 3.1.3**)۔ تاہم، پاکستان کے معاملے میں کرنسی کی قدر میں بڑی تخفیف اور بیرونی شعبے کی بڑھتی ہوئی زد پذیری نے درآمدی مہنگائی کے اثرات بڑھا دیے (**شکل 3.1.4**)۔

3.2 زری مجموعے

م س22ء میں زرِ وسیع کی نمو 13.6 فیصد رہی، جو گذشتہ برس 16.2 فیصد تھی۔[4] اثاثوں کے اعتبار سے بنیادی طور پر یہ خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کے اثرات ہیں، جس سے زری رسد کی نمو سکڑ گئی۔ اس کے برخلاف گذشتہ برس کی نسبت م س22ء میں خالص ملکی اثاثے دگنے سے بھی زیادہ بڑھ گئے (**جدول 3.2**)۔

1 تفصیلات کے لیے پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م س22ء بعنوان 'پاکستانی معیشت کی کیفیت' کا باکس 3.1 ملاحظہ کیجیے۔
2 ایف ڈیوڈ (2015ء)، "عالمی غذائی قیمتیں اور ملکی مہنگائی: مختلف ممالک سے چند شواہد"، آئی ایم ایف ورکنگ پیپر
3 عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل 2022ء
4 جون 2021ء میں ایم ٹو تا جی ڈی پی تناسب 44 فیصد تھا، جو جون 2022ء میں کم ہو کر 41 فیصد رہ گیا۔

شکل 3.1.3: جنوبی ایشیائی ممالک میں مہنگائی

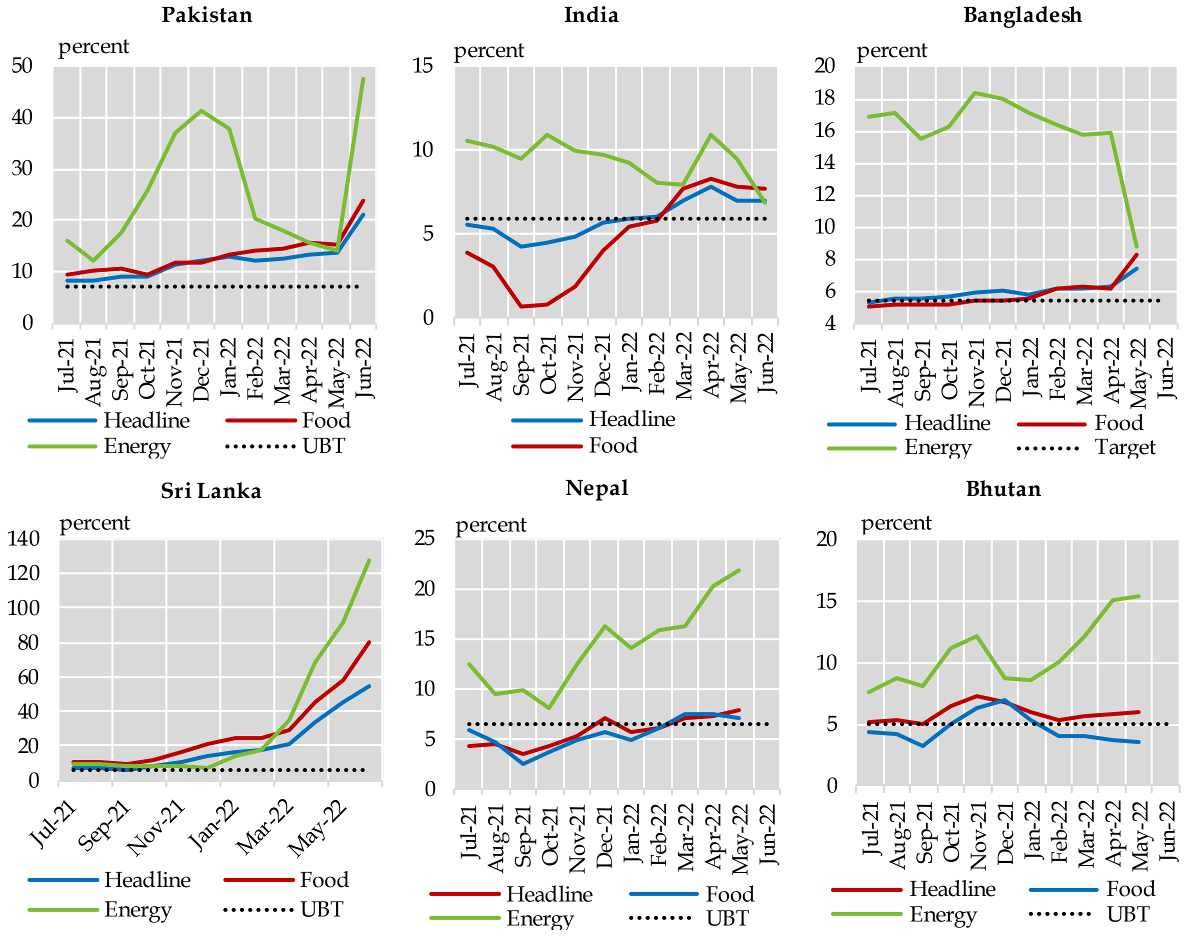

*UBT: Upper Band Target
Source: Central Bank Websites, Haver Analytics

بینکاری نظام سے حکومتی میزانی قرض گیری میں بڑے اضافے اور نجی قرضوں کے استعمال نے خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ کر دیا، جس میں اوّل الذکر کا اثر غالب رہا۔ اجناس کی قیمتوں میں اضافے، اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں اور اور عالمی عوامل کی بنا پر معاشی سرگرمیوں میں توسیع سے م س22ء میں نجی شعبے کے قرضے بڑھ کر 1612.1 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 766.2 ارب روپے تھے۔ اسی طرح بینکاری نظام سے سرکاری قرضوں کی طلب بھی بلند سطح پر رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ م س 22ء میں حکومت کی اجناس خریدنے کی ایجنسیوں کے قرضوں نے بھی خالص ملکی اثاثے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

م س 22ء کی چاروں سہ ماہیوں میں خالص بیرونی اثاثے مسلسل سکڑتے رہے۔ مجموعی طور پر م س22ء میں خالص بیرونی اثاثوں میں 1481.3 ارب روپے کی کمی آئی، اس کی نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1240.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ م س22ء میں یہ کمی بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 1493.8 ارب روپے کمی کے باعث ہوئی، جبکہ م س21ء کے دوران اس میں 1111.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے سال کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں بڑی کمی کا اثر ظاہر ہوتا ہے، جو م س22ء کے دوران بڑھ کر 17.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، اس کی نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم محض 2.8 ارب ڈالر تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرونی قرضوں کی طے شدہ واپسی نے ملک کی مالکاری کی طلب بڑھادی۔ تاہم، معقول بیرونی رقوم کی عدم موجودگی میں م س22ء کے دوران یہ ادائیگیاں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں جزوی کمی لانے پر منتج ہوئیں۔

م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بڑی کمی آئی (**شکل 3.3**)، بیرونی قرضوں کی بڑی واپسی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک

شکل 3.3: خالص بیرونی اثاثوں کی سہ ماہی رقوم

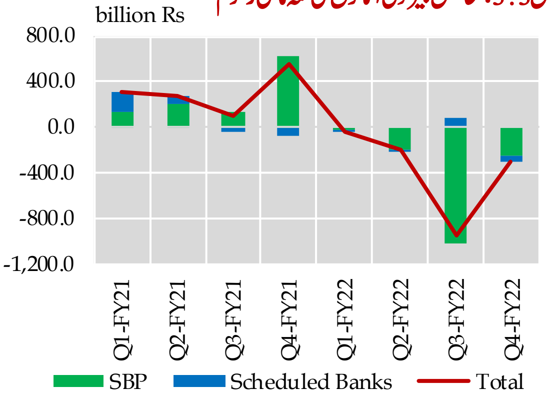

Source: State Bank of Pakistan

کے خالص بیرونی اثاثوں میں نمایاں تخفیف ہوئی۔ اس کے برعکس کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 12.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کی نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 129.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ گذشتہ برس اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کی رقوم کی نسبت م س22ء میں اس کا جزوا سبب کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں 6.1 فیصد سال بسال نمو ہے۔

واجبات کے لحاظ سے م س22ء میں زیرِ گردش کرنسی میں 9.6 فیصد اضافہ ہوا، جو م س21ء میں 12.5 فیصد تھا۔ م س22ء میں کمرشل بینکوں کے ڈپازٹس میں 15.0 فیصد کی نمو آئی جو گذشتہ برس 17.6 فیصد تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ م س22ء کی پہلی ششماہی میں ڈپازٹس کی نمو میں مثبت اضافہ برقرار رہا جس کے توسط سے دسمبر 21ء میں کرنسی تا ڈپازٹ تناسب 38.2 فیصد رہ گیا- دسمبر 2018ء کے بعد سے کم ترین۔

تاہم، م س22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران نجی کاروبار، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) اور غیر بینک مالی اداروں کے ڈپازٹس نکلوائے جانے کی وجہ سے ڈپازٹس میں کمی آئی (**شکل 3.4**)۔ تین بنیادی عوامل نے ڈپازٹس کے انخلا میں اپنا کردار ادا کیا: (i) تیسری سہ ماہی میں ڈپازٹس کی نمو میں موسمی کمی کے اثرات؛ (ii) سیاسی اور پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال؛ اور (iii) م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے تین نجی اداروں کی جانب سے یکبارگی رقوم نکلوانا۔[5]

شکل 3.1.4: شرحِ مبادلہ (قومی کرنسی / ڈالر)

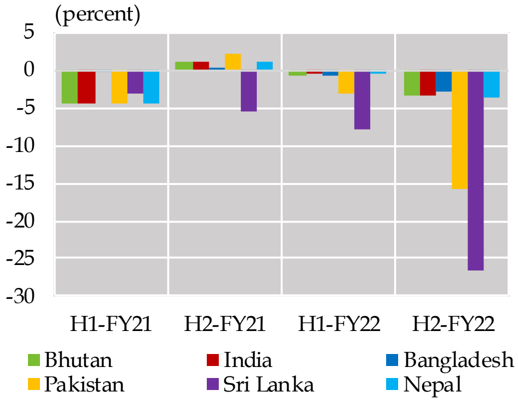

Source: Haver Analytics

تاہم مئی 2022ء کے بعد سے ڈپازٹ میں اضافہ سابقہ ڈگر پر واپس آگیا۔ اس کے نتیجے میں جون 2022ء کے دوران کرنسی تا ڈپازٹ تناسب گھٹ کر 38.0 فیصد رہ گیا۔ اس کی بنیادی وجہ گذشتہ سہ ماہی کی نسبت موسمی حالات اور سیاسی افق پر استحکام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپازٹ بڑھانے کے لیے سازگار پالیسیوں جیسے م س22ء[6] کے آغاز میں ہی بینکاری ٹرانزیکشنز پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے خاتمے اور بلند شرح سود نے بھی کرنسی تا ڈپازٹ تناسب کو بہتر بنانے میں مدد دی۔

شکل 3.4: ڈپازٹ کا سہ ماہی بہاؤ

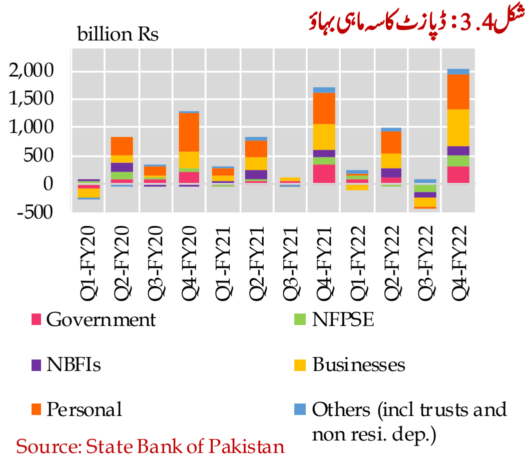

Source: State Bank of Pakistan

5 پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ، آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ اینڈ گورنمنٹ ہولڈنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی جانب سے تیتھیان کاپر کمپنی پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ (ٹی سی سی پی) کے حصص کے حصول کے لیے ڈپازٹ نکلوائے جانے کا اندراج ہوا۔ ماخذ: www.ogdcl.com/sites/default/files/Nine%20Monthly%20Report%20for%20the%20Period%20Ended%2031%20March%202022.pdf

6 وزارت خزانہ، 2021ء

www.download1.fbr.gov.pk/Docs/2021751375221891FinanceAct2021.pdf

شکل 3.5: بینکاری نظام سے سرکاری قرضے

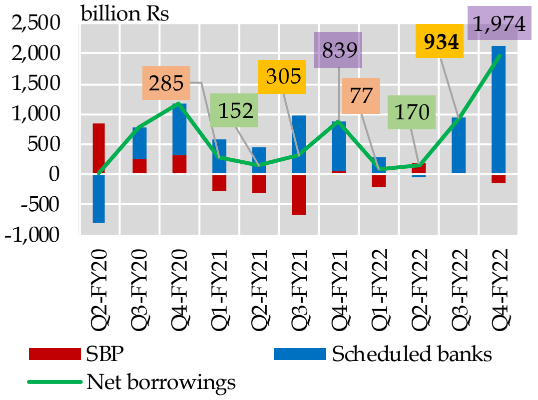

Source: State Bank of Pakistan

سرکاری قرضے

م س 22ء میں خالص میزانی قرض گیری جو گذشتہ برس 1625.2 ارب روپے تھی، لگ بھگ دُگنی ہو کر 3177.0 ارب روپے تک پہنچی۔ مالی سال کے شروع میں بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری گذشتہ برس کی نسبت پست تھی۔ تاہم، حکومت نے اسٹیٹ بینک ترمیمی ایکٹ 2022ء کی روشنی میں اپنی مالکاری کی طلب پوری کرنے کے لیے کلّی طور پر کمرشل بینکوں پر انحصار کیا۔ گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارے میں تھوڑی سی کمی آئی، اس کے ساتھ ساتھ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بھرپور بیرونی مالکاری سے ملکی بینکاری نظام پر دباؤ میں کمی آئی۔

جیسے جیسے سال گزرا بینکاری نظام پر حکومتی انحصار بڑھ گیا، علی الخصوص، م س 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جس میں حکومت نے گذشتہ برس کے 304.9 ارب روپے کی نسبت 934.1 ارب روپے کے قرضے لیے۔ یہ سلسلہ چوتھی سہ ماہی میں بھی جاری رہا (**شکل 3.5**)۔ یہ امر م س 22ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے مالیاتی خسارے میں نمایاں اضافے کے اثرات کا عکاس ہے۔

تاہم، م س 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران، بیرونی قرضوں کی خاطر خواہ رقوم کی عدم دستیابی کی صورت میں، مالکاری کی بڑھتی ہوئی طلب نے ملکی بینکاری نظام پر دباؤ بڑھا دیا۔

ابتدائی نیلامیاں

م س 22ء کے دوران حکومت نے اپنی بیشتر مالکاری ضروریات رواں شرح کے حامل پی آئی بیز کے ذریعے پوری کیں۔ مجموعی طور پر سرکاری تمسکات کی نیلامی کے اہداف کا تقریباً 50 فیصد خالص عرصیت پر مبنی تھا، اس کے بعد ایم ٹی بیز 23 فیصد، صکوک 20 فیصد اور 6 فیصد معین شرح والے پی آئی بیز کی باری آتی ہے۔

م س 22ء میں اسٹیٹ بینک نے اپنا زری پالیسی موقف تبدیل کرتے ہوئے سال بھر میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 675 بی پی ایس بڑھا دیا۔ ستمبر 2021ء میں پہلی مرتبہ ریٹ بڑھانے کے بعد قلیل مدتی سودی شرحیں بڑھنا شروع ہو گئیں جو پہلے مستحکم تھیں (**شکل 3.6**)۔ قلیل مدتی شرحوں کی بنسبت طویل مدتی شرحوں میں اضافہ کم نمایاں تھا، جو میعادی پریمیم میں کمی پر منتج ہوا۔ عرصیت سے منہا، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ٹی بلز کے اہداف 772.6 ارب روپے رہے۔ قلیل مدتی یافتوں کے دباؤ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت نے م س 22ء کی دوسری ششماہی میں عرصیت سے منہا ٹی بلز کے اہداف کم کر کے 368.5 ارب روپے کر دیے۔ م س 22ء میں حکومت نے عرصیت سے منہا معین شرح پی آئی بیز کی نسبت رواں شرح پی آئی بیز کے لیے بلند اہداف مقرر کیے۔

شکل 3.6: م س 22ء میں ٹی بلز کی نیلامی کا خلاصہ

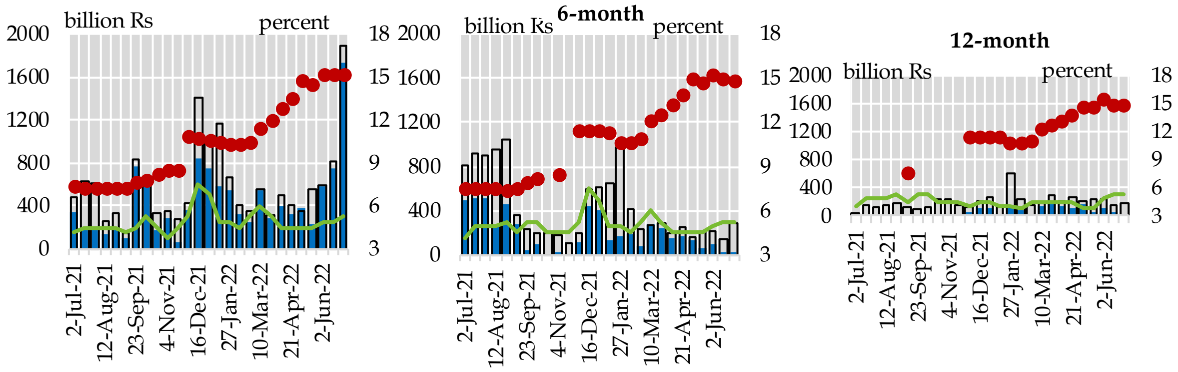

م س22ء میں مالی سال کے آغاز پر شرح سود نچلی ترین سطح تک پہنچنے کی توقع پر منڈی کا زیادہ جھکاؤ ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کے رواں کوپن کی جانب رہا۔ م س 22ء میں طویل مدتی معین شرح بانڈز میں منڈی کی دلچسپی بحال ہوگئی تاکہ خطِ یافت کی افقیت سے استفادہ کیا جاسکے۔

م س 22ء میں حکومت نے معین شرح والے پی آئی بیز کی طرف منڈی کی بڑھتی ہوئی رغبت کے پیشِ نظر اس کی قبولیت (عرصیت سے منہا) بڑھانے کے موقع سے فائدہ اٹھایا(**جدول 3.3**)۔ م س 22ء میں حکومت نے معین شرح والے پی آئی بیز کوپن کے عوض 1839.8 ارب روپے جمع کیے، حالانکہ اس کا ہدف 1400.0 ارب روپے تھا۔ دریں اثنا، منڈی کے شراکت داروں کو رواں شرح والے پی آئی بیز کے جانب مائل کرنے کے لیے سخت زری پالیسی کا تسلسل برقرار رکھا گیا۔ اس میں بولیوں کی قبولیت کا حجم قبل از نیلامی ہدف سے متجاوز ہوگیا تھا یعنی، م س 22ء میں 2475.0 ارب روپے کے ہدف کے عوض 2722.3 ارب روپے جمع کیے گئے۔

جہاں تک شریعت سے ہم آہنگ آلات کا تعلق ہے، تو مالی سال کے آغاز پر منڈی کی بنیادی دلچسپی متغیر رینٹل ریٹ صکوک (جی آئی ایس–وی آر آر) میں رہی، لیکن جیسے جیسے شرحوں میں اضافہ ہوا، م س22ء کی دوسری سہ ماہی سے منڈی کی معین رینٹل ریٹ صکوک (جی آئی ایس–ایف آر آر) میں منڈی کی دلچسپی بحال ہوگئی۔ تاہم، مجموعی طور پر جی آئی ایس–وی آر آر کی قبولیت کا کُل حجم جی آئی ایس–ایف آر آر سے تجاوز کرگیا۔ یہ رجحان جی آئی ایس–وی آر آر کی نسبت جی آئی ایس–ایف آر آر کے بلند حکومتی ہدف سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔

مالی سال کے آغاز میں ثانوی منڈی کی یافتیں قدرے مستحکم رہیں۔ تاہم، اس مالی سال کے دوران پہلی مرتبہ شرح میں اضافے کے بعد سے دوسری سہ ماہی میں دباؤ بڑھنا شروع ہوا (**شکل 3.7**)۔ نتیجتاً، پالیسی ریٹ اور سہ ماہی ٹی بل کی شرح میں تفاوت کے تسلسل سے سہ ماہی بنیادوں پر بہ سرعت اضافے کی عکاسی ہوتی ہے، اس طرح دوسری سہ ماہی میں یہ تقریباً 115 بی پی ایس رہا، اور اپریل 2022ء میں بڑھ کر 305 بی پی ایس تک بلند ہوگیا۔

شکل 3.7: ثانوی منڈی کی یافتیں

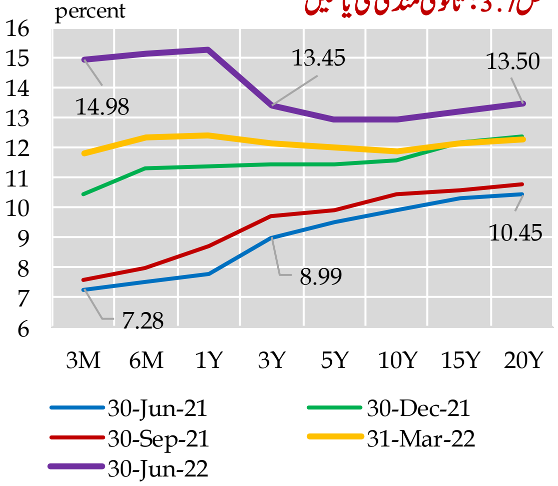

Source: Financial Market Association of Pakistan

یہ امر جن پیش رفتوں کے امتزاج سے وقوع پذیر ہوا، وہ یہ ہیں: (i) اجناس کی قیمتوں کے سُپر سائیکل کی وجہ سے بلند مہنگائی کی روشنی میں شرح سود میں اضافے کی توقعات، روس اور یوکرین کا تنازع، اور ترقی یافتہ ممالک کے مرکزی بینکوں کی جانب سے زری پالیسی میں سختی اور جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کے سبب شرح مبادلہ پر دباؤ؛ (ii) نان بینک اور بیرونی ذرائع سے معقول مالکاری کی کمی اور بجٹ خسارہ بڑھنے کے سبب بڑھتی ہوئی مالکاری ضروریات نے حکومت کا ملکی بینکوں پر انحصار بڑھادیا۔ (iii) نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی قرضے کی طلب؛ (iv) توانائی پر زرِ اعانت کے خاتمے سے جنم لینے والی پالیسی کی بڑھتی ہوئی غیر یقینی اور زری پالیسی کے ہنگامی اجلاس کی منڈی کی توقعات بھی بلند تفاوت پر منتج ہوئیں۔ قلیل مدتی یافتوں میں یہ اضافہ ستمبر 2021ء کے بعد خط یافت کی افقیت پر منتج ہوا، جو بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیرونی شعبے کی ابتر صورتِ حال کے حوالے سے منڈی کے خدشات کی عکاسی کرتا ہے۔

مہنگائی میں مسلسل اضافے، بیرونی کھاتے کی ابتری اور موجودہ معاشی حالات کے بارے میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی کی کیفیت نے مارچ 2022ء کے بعد سے ایک سال کی مدت والے تمسکات کی یافتوں کو طویل مدتی بانڈز سے زیادہ بڑھادیا۔ م س 22ء میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 675 بی پی ایس بڑھایا، تاہم، سہ ماہی اور ششماہی یافتیں بالترتیب 739 بی پی ایس اور 716 بی پی ایس بڑھیں، جبکہ 10 سالہ اور 15 سالہ مدت کے تمسکات کی یافتوں میں بالترتیب 247 بی پی ایس اور 265 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

جدول 3.2: زری مجموعے ع

ارب روپے

	اسٹاک میں تبدیلی		نمو		ایم ٹو کی نمو میں حصہ	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
ایم ٹو (الف+ب)	3,389.7	3,305.3	16.2	13.6	16.2	13.6
الف۔خالص بیرونی اثاثے	1,240.9	-1,481.3	240.4	-204.4	5.9	-6.1
ب۔خالص ملکی اثاثے	2,148.8	4,786.6	10.0	20.2	10.3	19.6
میزانی قرض گیری	1,625.2	3,177.0	11.8	20.5	7.8	13.0
بینک دولت پاکستان	-1,206.3	-147.1	-18.4	-2.8	-5.8	-0.6
جدولی بینک	2,831.5	3,324.1	39.3	32.9	13.5	13.6
اجناس کے آپریشنز	90.6	229.7	11.1	25.4	0.4	0.9
نجی شعبہ	766.2	1,612.1	11.2	21.1	3.7	6.6
سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے	-53.8	-43.3	-3.7	-3.1	-0.3	-0.2
دیگر اجزا خالص	-311.0	-193.5	-20.8	-10.7	-1.5	-0.8
زر بنیاد	983.6	662.9	12.8	7.7	-	-
زیر گردش کرنسی	767.9	662.5	12.5	9.6	3.7	2.7
بینکوں کے پاس مجموعی ڈپازٹ	2,595.0	2,615.0	17.6	15.0	12.4	10.7

ع: عبوری

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بین البینک سیالیت

م س22ء میں بینک البینک بازارِ زر میں سیالیت کی صورتِ حال گذشتہ برس کی نسبت قدرے دباؤ میں رہی۔ بازارِ زر کے واجب الادا اوسط سودے م س 21ء کے 1289.5 ارب روپے سے بڑھ کر زیر جائزہ مدت میں 2479.9 ارب روپے تک جا پہنچے۔ م س21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بازارِ زر میں سہ ماہی بنیادوں پر سیالیت پر دباؤ کے آثار ظاہر ہوئے۔ تاہم، م س 22ء میں

شکل 3.8: شبینہ ریپو منڈی

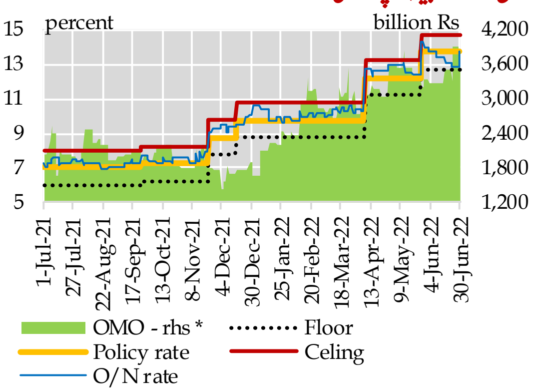

* Outstanding

Source: State Bank of Pakistan

اسٹیٹ بینک کے بازارِ زر کے ادخالات سُست روی اختیار کر گئے کیونکہ ڈپازٹ کے جمع ہونے میں اضافہ ہو گیا تھا، اور مالکاری ضروریات کے لیے آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے اختصاص کی دستیابی کے سبب کمرشل بینکوں سے حکومتی قرضے محدود ہو گئے تھے۔[7] دوسری طرف، قرضوں کے بلند استعمال اور نقدِ محفوظ کی شرائط میں اضافے نے نظام میں سیالیت کے بہاؤ کو جزواً زائل کر دیا۔ بازارِ زر کے سودوں کے اوسط واجب الادا ادخالات گذشتہ سہ ماہی کے 2127.2 ارب روپے سے کم ہو کر م س22ء کی دوسری سہ ماہی میں 1875.0 ارب روپے رہ گئے۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں میں بتدریج اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کے قرضے کی طلب اور اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی کارروائیوں نے سیالیت کے حالات مزید سخت کر دیے۔ فنڈز کی رسد کے لحاظ سے م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں کے ڈپازٹس میں کمی آئی۔ بعد ازاں، م س22ء کی چوتھی سہ ماہی میں تمام اقسام کے ڈپازٹس میں موسمی اضافہ ظاہر ہوا، لیکن سرکاری قرضوں میں

7 م س21ء کی پہلی سہ ماہی میں آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر اختصاص کے تحت ملک کو 2.8 ارب ڈالر موصول ہوئے۔ م س22ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک نے حکومت کو ویکسین مہم کی مالکاری اور کووڈ بحران کے موثر انتظام کے لیے 474.9 ارب روپے کے غیر معمولی قرضے دیے۔

جدول 3.3: نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے

	ہدف	عرصیت	پیشکش کردہ*	قبول کردہ
ٹریژری بلز				
م س22ء کی پہلی سہ ماہی	4,700.0	4,174.6	9,335.2	4,425.4
م س22ء کی دوسری سہ ماہی	5,950.0	5,702.8	7,821.3	4,375.4
م س22ء کی تیسری سہ ماہی	4,400.0	4,528.0	7,876.0	4,158.7
م س22ء کی چوتھی سہ ماہی	4,500.0	4,004.00	8,041.91	5,684.82
م س22ء	**19,550.0**	**18,409.4**	**33,074.4**	**18,644.3**
پاکستان سرمایہ کاری بانڈز				
معین شرح				
م س22ء کی پہلی سہ ماہی	450.0	1,053.0	943.9	399.6
م س22ء کی دوسری سہ ماہی	300.0	37.0	990.1	287.6
م س22ء کی تیسری سہ ماہی	300.0	0.0	1,793.2	592.0
م س22ء کی چوتھی سہ ماہی	350.0	0.0	1,075.6	657.9
م س22ء	**1,400.0**	**1,090.0**	**4,802.8**	**1839.8**
رواں شرح				
م س22ء کی پہلی سہ ماہی	495.0	0.0	1,325.6	913.1
م س22ء کی دوسری سہ ماہی	650.0	0.0	1,004.9	606.2
م س22ء کی تیسری سہ ماہی	600.0	0.0	990.1	794.4
م س22ء کی چوتھی سہ ماہی	700.0	0.0	1,038.6	480.3
م س22ء	**2,475.0**	0.0	**4,359.2**	**2,722.3**
اجارہ صکوک				
جی آئی ایس — وی آر آر				
م س22ء کی پہلی سہ ماہی	0.0	0.0	0.0	0.0
م س22ء کی دوسری سہ ماہی	300.0	0.0	585.4	507.2
م س22ء کی تیسری سہ ماہی	225.0	0.0	313.0	201.7
م س22ء کی چوتھی سہ ماہی	225.0	0.0	514.9	430.7
م س22ء	**750.0**	0.0	**1,414.3**	**1,138.6**
جی آئی ایس — ایف آر آر				
م س22ء کی پہلی سہ ماہی	0.0	0.0	0.0	0.0
م س22ء کی دوسری سہ ماہی	75.0	0.0	185.2	80.7
م س22ء کی تیسری سہ ماہی	75.0	0.0	422.9	255.8
م س22ء کی چوتھی سہ ماہی	75.0	0.0	115.8	41.0
م س22ء	**250.0**	0.0	**746.8**	**374.7**

* صرف مسابقتی بولیاں

ماخذ: بینک دولت پاکستان

نمایاں اضافے کے سبب بینکاری نظام کی سیالیت پر اس کے اثرات کی تلافی ہوگئی۔ ان تمام عوامل نے مل کر م س22ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں بازارِ زر کے سودوں کے اوسط واجبات بڑھ کر بالترتیب 2615.2 ارب روپے اور 3349.2 ارب روپے تک پہنچ گئے (**شکل 3.8**)۔

دریں اثنا، م س22ء میں شبینہ بازارِ زر زیادہ زد پذیر رہا، جہاں شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹس سے مطلق اوسط انحراف م س21ء کے 8 بی پی ایس سے بڑھ کر امسال 27 بی پی ایس رہا۔ مالی سال کی ہر سہ ماہی میں پالیسی ریٹ اور شبینہ

شکل 3.9: شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹ سے انحراف

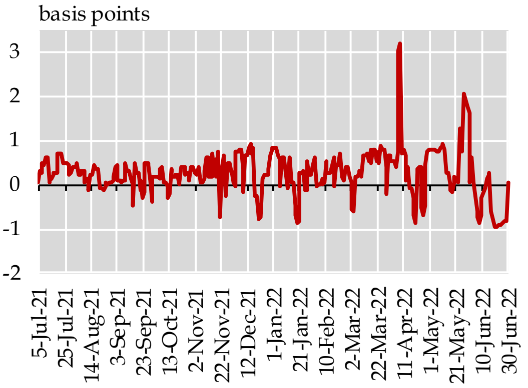

Source: State Bank of Pakistan

شرح کے مابین تفاوت تھوڑا تھوڑا بڑھتا رہا، جو بازارِ زر میں بلند زدپذیری کی علامات ظاہر کرتا ہے۔(**شکل 3.9**)۔

مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی روشنی میں بازار زر کی بلند شرحوں کی کلیدی عوامل منڈی کے ریٹ بڑھنے کی توقعات اور میزانی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی حکومتی طلب کے ہمراہ نجی شعبے کی قرضوں کی بلند طلب تھے۔ شبینہ شرحوں کے پالیسی ریٹ سے بلند انحراف کو کم کرنے اور دسمبر 2021ء کی پالیسی میں درج مستقبل کے لیے ہدایات کو مزید وسعت دینے کی خاطر دسمبر تا جون م س 22ء کے دوران بازارِ زر کے سودوں کے 63 یومیہ آٹھ ادخالات اور 30 جون 2022ء کو ایک 77 یومیہ ادخال کیا گیا۔

دسمبر 2021ء میں اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے بھی شریعت سے ہم آہنگ مضاربہ پر مبنی بازارِ زر کے سودے (ادخالات) متعارف کرائے۔[8] اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کو معکوس ریپو/ قرضے کی سہولت کی پیشکش کی۔ یکم اپریل 2022ء کو پہلی مرتبہ شریعت سے ہم آہنگ بازارِ زر کے سودوں کی نیلامی کا انعقاد کیا گیا۔ بعد ازاں، م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں ہفتہ وار بازارِ زر کے سودوں کی نیلامیوں کے ذریعے بازارِ زر کے اوسط اسلامی سودوں کا حجم 467.3 ارب روپے رہا۔ ان ادخالات سے اسلامی بینکاری اداروں کو نہ صرف سیالیت مؤثر انداز سے سنبھالنے میں مدد ملے گی بلکہ اس سے بالعموم بینکاری نظام کی سیالیت کو بھی تقویت ملے گی۔ فی الوقت یہ طریقہ کار اسلامی بینکوں کو صرف بازارِ زر کے ادخالات یا زیادہ سے زیادہ حد (سیلنگ) کی سہولت کے تحت مرکزی بینک سے قرضے حاصل

شکل 3.10: نجی شعبے کے قرضے کی نمو

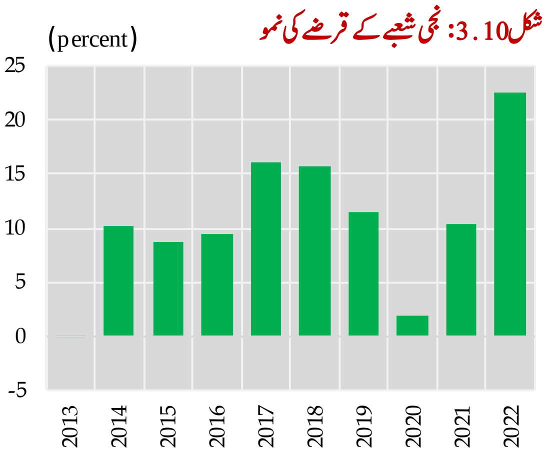

Source: State Bank of Pakistan

کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے؛ جبکہ بازارِ زر کے سودوں کا انجذاب اور کم از کم حد (فلور) کی سہولت منڈی کے اس زمرے کے لیے دستیاب نہیں ہے۔

3.3 نجی شعبے کو قرضے

م س 22ء میں معاشی سرگرمیوں میں وسعت اور پیداواری لاگت میں اضافے نے نجی شعبے کے قرضوں کی نمو 21.1 فیصد تک بڑھادی، جو گذشتہ سال 11.2 فیصد تھی (**شکل 3.10**)۔ اس کی بڑی وجہ جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافہ تھا، جبکہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف) نے اس عرصے میں معین سرمایہ کاری کو جلا بخشی۔ تاہم، حقیقی لحاظ سے (ڈبلیو پی آئی سے متاثرہ)، م س 22ء میں نجی شعبے کے قرضوں میں 3.0 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 1.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

مالی سال کے آغاز پر حقیقی معاشی سرگرمیوں کے لیے پالیسی کا ماحول بڑی حد تک سازگار تھا۔ بالخصوص، ترقیاتی مصارف میں اضافے کی شکل میں مالیاتی پالیسی سے اعانت، صنعت کے لیے مستقل ٹیکس مراعات، برآمدی اور تعمیراتی شعبے، وبا کے بعد بیرونی طلب کی بحالی، ہاؤسنگ اور تعمیرات کے لیے اسٹیٹ بینک کے اہداف، ٹی ای آر ایف کے تحت استعداد میں توسیع، موافق زری پالیسی کے تاخیری اثرات کے وبا کی شدت میں کمی کے باعث بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور نتیجتاً نجی شعبے کی نمو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

8 ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 25 برائے 2021ء، اسٹیٹ بینک

شکل 3.11: قرضوں کا سہ ماہی بہاؤ

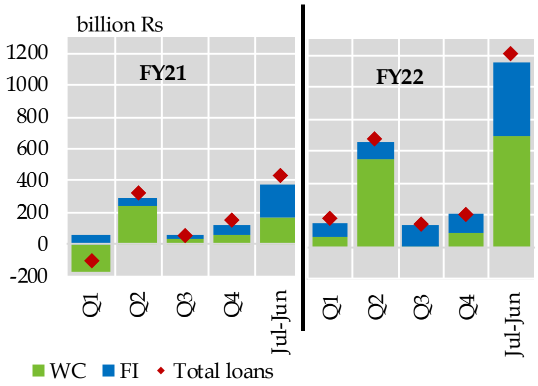

FI: Fixed Investment; WC: Working Capital
Source: State Bank of Pakistan

جیسے جیسے سال گزرا، م س 22ء میں مختلف عوامل کے امتزاج نے ملکی پیداواری لاگت بڑھادی، جس سے قرضوں کی طلب مزید بڑھ گئی۔ اوّل، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کے بیرونی کھاتے کو دھچکا لگا، جس کے نتیجے میں روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی آئی اور درآمدی خام مال کی قیمتیں بڑھ گئیں (**جدول 3.4**)۔ دوم، م س 22ء میں حکومت نے گردشی قرضوں کے انتظامی منصوبے (سی ڈی ایم پی)[9] کے تحت بجلی کی قیمتیں بڑھادیں، جس سے پیداواری لاگت مزید بڑھی اور اس کے نتیجے میں فرموں کی قلیل مدتی مالکاری طلب میں بھی اضافہ ہوا۔

م س 22ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں 698.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 169.5 ارب روپے تھا۔ اس میں بیشتر اضافہ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ خام مال کی بلند لاگتوں نے موسمی قرض گیری کے اثرات میں مزید اضافہ کر دیا تھا (**شکل 3.11**)۔

برآمدی شعبے نے قلیل مدتی مالکاری کی طلب بڑھادی

برآمدی سرگرمیوں میں اضافے کے سبب برآمدات سے متعلق کاروباری اداروں کی مالکاری کی طلب بلند رہی (**شکل 3.12**)۔ یہ اضافہ م س 22ء کے دوران مجموعی برآمدی حجم کے اشاریے میں 15.0 فیصد اضافے کا تسلسل ہے، جس میں گذشتہ برس 6.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 3.4: قرضوں کی طلب بڑھانے والے عوامل

فیصد تبدیلی

	م س 21ء	م س 22ء
اضافی پیداواری لاگت		
شرح مبادلہ (روپے/ڈالر)	6.7	-23.1
بجلی کے نرخ	10.8	22.6
ملکی ایندھن کی قیمتیں	-1.0	37.8
کپاس کی قیمتیں	17.9	69.1
تعمیراتی خام مال کی اشیا	5.8	11.4
بین الاقوامی پام آئل کی قیمتیں	45.0	49.6
معاشی سرگرمیوں میں وسعت		
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	11.6	11.9
بجلی کی پیداوار	6.9	9.6
برآمدی حجم کا اشاریہ	6.0	15.0
تیار ملبوسات	-23.3	44.5
فروخت		
کاروں کی فروخت	56.7	54.9
پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت	16.3	14.4
عارضی صارفی مصنوعات	22.3	17.4
سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام	11.2	33.5
ترسیلاتِ زر	27.3	6.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک، وزارتِ خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچرز ایسوسی ایشن، پاکستان آٹو مینوفیکچرز ایسوسی ایشن، آئل کمپنیوں کی مشاورتی کونسل، نیپرا، عالمی بینک

قرضوں کے حوالے سے اشیاسازی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا غلبہ رہا، جس نے م س 22ء میں 237.7 ارب روپے کا قرضہ لیا، اس کی نسبت گذشتہ برس 42.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ بیشتر اضافہ پہلی ششماہی میں ہوا۔ م س 22ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل فرموں نے 24.9 ارب روپے واپس کیے، اس کی نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 18.2 ارب روپے کی رقم واپس کی گئی تھی۔ ٹیکسٹائل سے منسلک کاروباری اداروں نے برآمدات بڑھانے کے لیے قلیل مدتی مالکاری سے استفادہ کیا، جیسا کہ سال کے دوران ٹیکسٹائل کی اہم برآمدی مصنوعات کے بلند حجم سے ظاہر ہے۔ مثلاً، م س 22ء میں تیار ملبوسات کا برآمدی حجم 55.3 فیصد بڑھا، اس کی نسبت گذشتہ برس اس میں 23.3 فیصد کمی آئی تھی۔ متعدد معاون عوامل میں بعد از وبا بیرونی طلب کی بحالی، ٹیکس اور ڈیوٹی کا اجرا اور بجلی پر زرِ اعانت کے باعث

9 گردشی قرضوں کے انتظامی منصوبے کے باعث بجلی کے نرخوں میں تبدیلی آئی تھی تاکہ لاگت کی وصولی یقینی بنائی جاسکے۔ آئی ایم ایف (2021ء)۔ دوم، سوم، چہارم اور پنجم جائزے توسیعی فنڈ فیسلٹی کے تحت توسیعی بندوبست اور دوبارہ رسائی کی درخواست کی وساطت سے - پریس ریلیز؛ اسٹاف رپورٹ؛ اسٹاف سپلیمنٹ، اور پاکستان کے بارے میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا بیان۔ واشنگٹن ڈی سی: آئی ایم ایف

شکل 3.12: مالکاری کی قسم

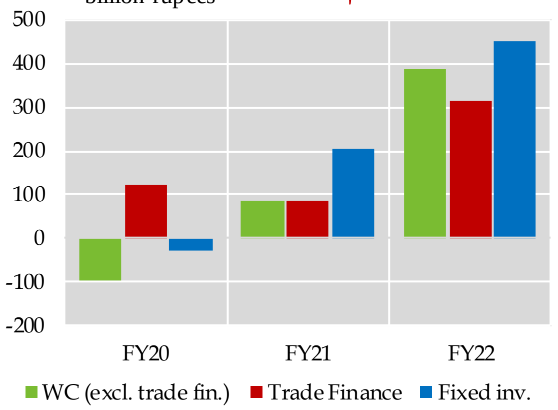

Source: State Bank of Pakistan

جولائی تا مئی م س22ء کے دوران ٹیکسٹائل کی پیداوار میں اضافہ ہوا **(باب 5)**۔ اس کے ساتھ ساتھ کپاس کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان نے قرضے کی طلب مزید بڑھادی۔

م س22ء کے دوران پاکستان میں کپاس کی پیداوار 8.3 ملین گانٹھیں رہی، جو شعبے کی طلب پوری کرنے کے لیے ناکافی تھی، جس کی وجہ سے سال کے دوران کپاس کی قیمتوں میں 69.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔[10] م س22ء میں طلب و رسد کے فرق کو ختم کرنے کے لیے ملک میں خام کپاس کی تقریباً 4.6 ملین گانٹھیں درآمد کی گئیں۔[11] تاہم، م س22ء میں روپے کی قدر میں بڑی کمی نے کپاس کی عالمی قیمتوں میں تقریباً 57 فیصد اضافے کے اثرات مزید بڑھادیے، جس سے شعبے کی قرضے کی طلب مضبوط ہوئی۔

نان ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے نمایاں رہے

چینی کے شعبے نے بھاری قرضے لیے

م س22ء میں چینی کے شعبے نے 49.2 ارب روپے کے قرضے لیے، گذشتہ برس یہ حجم 16.0 ارب روپے تھا **(جدول 3.5)**۔ م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کے بعد چینی سازوں نے گنے کے کرشنگ سیزن کے آغاز کے ساتھ آئندہ سہ ماہیوں میں قرض گیری بڑی حد تک بڑھادی۔ اس امر کی وضاحت م س22ء میں گنے کی پیداوار 9.6 فیصد بڑھ کر 88.8 ملین میٹرک ٹن تک پہنچنے سے ہوتی ہے، گذشتہ برس 81.0 ملین میٹرک ٹن تھی۔

شکل 3.13: پٹرولیم مصنوعات کی صفائی (نفع بعد از ٹیکس)*

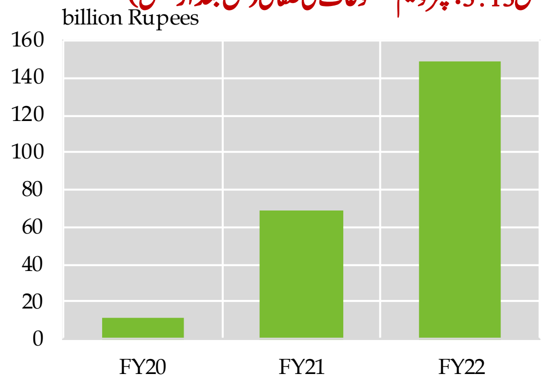

*Financial statement analysis of selected non-financial listed companies during Jul-Mar
Source: State Bank of Pakistan

چاول کی پیداوار اور برآمدات بڑھنے سے رائس پروسیسنگ قرضے تھوڑے بہت بڑھے

م س22ء کے دوران چاول کی پراسیسنگ فرموں نے 27.2 ارب روپے کے قرضے لیے، جس کا حجم گذشتہ برس 26.7 ارب روپے تھا۔ م س22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی عمومی موسمی واپسی کے بعد اس شعبے کی تمام تر قرض گیری دوسری سہ ماہی میں عمل میں آئی، جب چاول کی پراسیسنگ فرموں نے برآمدات بڑھانے کے لیے بینکوں سے مالکاری حاصل کی۔ بالخصوص، م س22ء میں چاول کی پیداوار میں 10.7 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جس کی وساطت سے م س22ء کے دوران چاول کا برآمدی حجم 35 فیصد سال بسال بڑھا۔

اجناس کی بلند قیمتوں اور روپے کی قدر میں کمی نے درآمدی نوعیت کے حامل شعبوں کے قرضے کی طلب بڑھادی

کاغذ اور اس کی مصنوعات سازی کی فرموں کے قرضے بڑھ گئے

م س22ء میں کاغذ اور کاغذی مصنوعات سازی کے شعبے نے 24.9 ارب روپے کے قرضے لیے، اس کی نسبت گذشتہ برس یہ حجم 2.3 ارب روپے تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ میں تخفیف نے درآمدی خام مال کی قیمتیں بڑھادیں، م س22ء میں کاغذی مصنوعات کی پیداوار میں 10.6 فیصد سال

10 ماخذ: کراچی کاٹن ایسوسی ایشن

11 م س19 تا 21ء کے دوران مل کے شعبے کی صرفیت اوسطاً 12 ملین گانٹھوں سے زائد رہی۔

جدول 3.5: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے

(بہاؤ ارب روپے میں)

	مجموعہ		جاری سرمایہ**		معین سرمایہ کاری	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
نجی شعبے کے کاروباری ادارے	441.4	1,215.5	169.5	698.8	203.5	451.4
اشیا سازی	258.2	903.0	111.1	610.0	141.5	279.6
ٹیکسٹائل	26.3	364.1	-42.6	237.7	66.0	122.2
شکر	24.1	47.3	16.0	49.2	7.9	-1.9
لوہا اور فولاد	28.0	44.2	20.4	32.4	7.5	11.8
چاول کی پروسیسنگ	28.0	33.1	26.7	27.2	1.3	5.7
کاغذ اور کاغذی مصنوعات	6.4	40.9	2.3	24.9	4.1	16.0
موٹر گاڑیاں	-15.8	29.9	-23.7	18.2	7.9	10.7
بنیادی دوا سازی کی مصنوعات	18.5	11.0	6.2	9.2	12.3	0.0
سیمنٹ، چونا اور پلاسٹر	0.2	42.6	-8.0	7.9	7.8	34.3
نباتی اور جانوروں کے تیل اور چربی	34.8	6.2	29.2	4.4	5.6	1.5
صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات	13.7	2.9	13.1	4.4	0.5	-1.5
کھاد	37.6	-1.5	41.0	-9.9	-3.4	8.4
ٹیلی کمیونیکیشن	21.8	91.2	9.3	-4.3	12.4	95.4
بجلی کی پیداوار، تقسیم اور ترسیل	66.5	58.8	7.2	17.2	59.7	41.7
زراعت، جنگلات اور ماہی گیری	12.1	34.2	17.0	19.2	-5.0	13.9
کان کنی اور کوہ کنی	-15.8	-3.1	-13.4	-8.6	-2.4	5.5
نقل و حمل اور ذخیرہ کاری	-5.9	13.5	-5.9	10.0	-0.1	2.9
تھوک اور خردہ تجارت	16.6	69.3	7.5	64.3	8.4	2.7
رئیل اسٹیٹ سرگرمیاں	1.5	6.2	-1.0	0.7	-2.7	0.7
تعمیرات	24.9	33.9	3.0	-0.4	-16.7	-4.4

*م س21ء اور م س22ء میں مجموعی قرضے بشمول 68.4 ارب روپے اور 65.3 ارب روپے تعمیراتی مالکاری، جیسا کہ قرضوں کے اعداد و شمار جون 2020ء سے ترمیم شدہ ہیں، جس کی وجہ نجی شعبے کے کاروباری اداروں میں شعبہ جاتی تطبیق ہے (آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 28 برائے 2020ء)۔ چنانچہ اس جدول میں ضروری نہیں مجموعی قرضے جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں کے مجموعے کے برابر ہوں؛ ** جاری سرمائے میں تجارتی مالکاری شامل ہے۔

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

بسال نمو کے باعث قرضوں میں اضافہ ہوا، اس کی نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں پیداوار 3.4 فیصد بڑھی تھی۔

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات بڑھنے سے تھوک اور خردہ تجارت کی قرضے کی طلب بڑھی

م س22ء میں تھوک اور خردہ تاجروں نے 64.3 ارب روپے کے قلیل مدتی قرضے لیے، اس کی نسبت گذشتہ سال قرضوں کا استعمال 7.5 ارب روپے تھا۔ یہ امر بڑی آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کی مالکاری کے لیے قرضوں کی عکاسی کرتا ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں وسعت نے ملک میں پیٹرولیم مصنوعات کی طلب بڑھادی، جو م س22ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 14.4 فیصد نمو سے ظاہر ہوتا ہے۔ بیشتر ملکی طلب درآمدات سے پوری کی گئی، جو م س 22ء میں پیٹرولیم مصنوعات کے حجم میں 28.3 فیصد نمو پر منتج ہوئی۔ بلند درآمدی حجم اور قیمتوں نے مل کر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے قرضوں میں نمایاں اضافہ کیا۔

نرخ بڑھنے سے صاف شدہ پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ ہوا

پیٹرولیم مصنوعات صاف کرنے والے شعبے نے تیل کی ملکی طلب اور عالمی قیمتوں میں اضافے سے فائدہ اٹھایا، جو جولائی تا مارچ م س22ء میں ان کی بلند نفع آوری سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 3.13**)۔ ملکی صنعت پیٹرولیم مصنوعات کی صفائی کے لیے بڑی حد تک درآمدی خام تیل پر منحصر ہے۔ اگرچہ م س22ء

جدول 3.6: صارفی مالکاری

بہاؤ ارب روپے میں	م س20ء	م س21ء	م س22ء
مجموعہ	**-7.9**	**174.0**	**192.2**
مکاناتی قرضے	-12.8	23.8	97.1
گاڑیوں کے قرضے	-4.3	97.0	59.7
کریڈٹ کارڈز	-1.3	12.0	17.7
ذاتی قرضے	9.2	43.0	16.4
صارفی پائیدار اشیا	1.3	-1.8	1.2

ماخذ: بینک دولت پاکستان

میں خام تیل کی درآمدات میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا، تاہم اس عرصے میں درآمدی اکائی قیمتیں 71.3 فیصد بڑھیں۔ روپے کی قدر میں نمایاں کمی نے تیل کی عالمی قیمتوں کے اثرات کو مزید بڑھادیا، جس سے شعبے کی قرضے کی طلب بڑھ گئی۔ تاہم م س22ء کی پہلی ششماہی میں تیل صاف کرنے کے شعبے کے بلند قرضے م س 22ء کی دوسری ششماہی میں لگ بھگ مکمل طور پر ادا کردیے گئے، کیونکہ سال کے دوران بہتر نفع آوری اور سیالیت کی صورت حال نے اس شعبے کو قلیل مدتی قرضوں کی واپسی میں مدد دی۔

معین سرمایہ کاری قرضوں کا حجم زیادہ رہا

م س 22ء میں معین سرمایہ کاری قرضوں کا حجم دگنے سے بھی زیادہ ہوکر 451.4 ارب روپے ہوگیا، جو گذشتہ برس 203.5 ارب روپے تھا۔ نجی شعبے کے کاروباری اداروں نے مشینری کی درآمدات اور استعداد کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف) سے استفادہ کیا۔ آخر جون 2022ء تک ٹی ای آر ایف کے تحت 436 ارب روپے کے کُل منظور شدہ قرضوں کے عوض 340 ارب روپے (تقریباً 78 فیصد) جاری ہوئے، اور م س22ء میں 201 ارب روپے کا اجرا ہوا۔

م س22ء میں اشیا سازی کے شعبے میں ٹیکسٹائل سے منسلک ادارے 122.2 ارب روپے کے قرضوں کے ساتھ سرفہرست رہے، گذشتہ برس یہ حجم 66.0 ارب روپے تھا۔ ٹیکسٹائل شعبے نے ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف، اور عالمی طلب کی بحالی سے فائدہ اٹھاکر استعدادکاری کے لیے طویل مدتی قرضے لیے جو م س 22ء کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں 29.3 فیصد نمو پر منتج ہوا۔

شکل 3.14: مکاناتی اور تعمیراتی قرضے

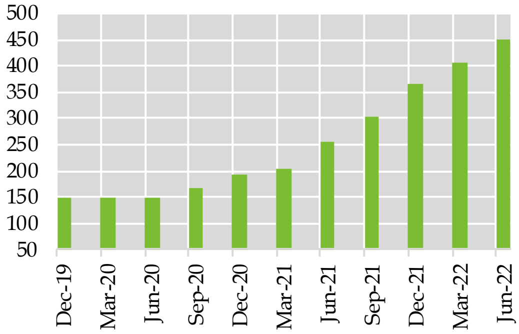

Source: State Bank of Pakistan

اشیا سازی میں ٹیکسٹائل کے ساتھ ساتھ سیمنٹ کا شعبہ معین سرمایہ کاری قرضوں کے استعمال کنندگان میں دوسرے نمبر پر تھا۔ م س 22ء میں اس شعبے کے قرضوں میں 34.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 7.8 ارب روپے تھا۔ یہ تمام تر اضافہ م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں مرتکز تھا، کیونکہ بڑے سیمنٹ ساز اداروں نے استعدادکاری اور مشینری کی خریداری کے لیے بینک مالکاری کی راہ اپنائی تھی۔

غیر اشیاساز اداروں میں ٹیلی کمیونیکیشن شعبے نے بلند سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے۔ م س22ء میں اس شعبے نے 95.4 ارب روپے کے قرضے لیے، اس کی نسبت گذشتہ برس یہ حجم 12.4 ارب روپے تھا۔ بنیادی طور پر یہ اضافہ موبائل فون کمپنیوں کی جانب سے لائسنس کی تجدیدی فیس اور ٹیلی کام مشینری کی درآمدات کے لیے قرضوں کے حصول کا باعث ہوا۔

شکل 3.15: گاڑیوں کے قرضے

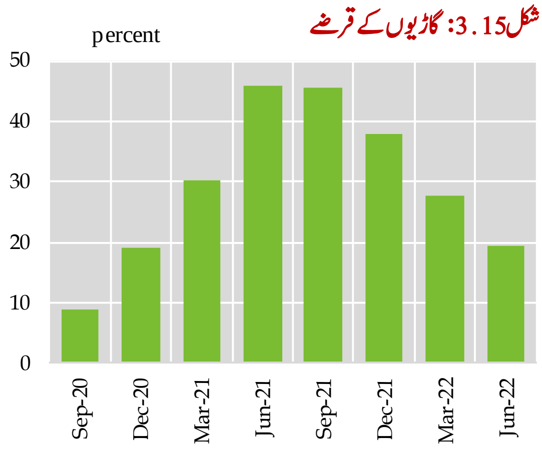

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.16: سال بسال مہنگائی - حصہ (شہری علاقے)

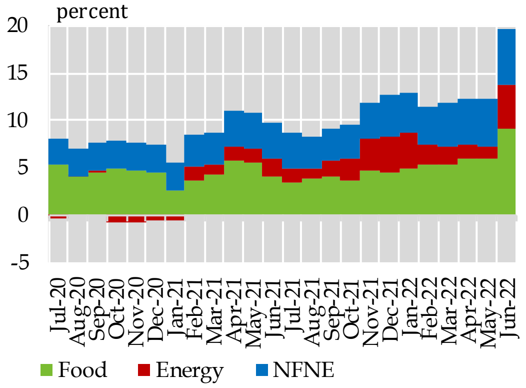

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دریں اثنا، بجلی کے شعبے نے بھی بینک ماکاری حاصل کی، البتہ وہ گذشتہ برس سے کم تھی۔ م س 22ء میں اس شعبے نے 41.7 ارب روپے کے قرضے لیے، جو گذشتہ برس 59.7 ارب روپے تھے۔ زیادہ بڑا اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ ایک اہم یوٹیلٹی کمپنی نے ادارے کی ملکیت تبدیل کرنے کی خاطر اپنی بنیادی کمپنی کا قرض واپس کرنے کی غرض سے قرضہ لیا۔

مکاناتی اور تعمیراتی قرضے پھلے پھولے

تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی قرضوں کی طلب مضبوط رہی

م س 22ء کے دوران لوہے اور فولاد کی فرموں کے جاری سرمائے کے قرضوں میں 32.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 20.4 ارب روپے تھا۔ یہ اضافہ معیشت کی تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے، یہ امر جولائی تا مئی م س 22ء کے دوران فولاد سازی میں 16.3 فیصد نمو سے عیاں ہے، جو گذشتہ برس 4.9 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ تعمیراتی شعبے کے لیے حکومتی پیکیج کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں مسلسل اضافہ بھی تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں کی سرگرمیوں کو مسلسل بڑھانے میں بھی نمایاں رہا۔

م س 22ء میں سرکاری شعبے کے منصوبوں پر بھی کاموں میں تیزی آئی، جس کی عکاسی م س 22ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے مصارف میں 33.5 فیصد اضافے سے ہوتی ہے، جس میں گذشتہ برس 11.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تعمیرات کے شعبے کے علاوہ عمارتی خام مال کی لاگت میں اضافے نے بھی تعمیراتی شعبے کی قرضے کی طلب بلند کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو فروغ دینے کی کوششوں کے سبب مکاناتی اور تعمیراتی شعبے کے واجب الادا قرضے جون 2022ء میں تقریباً دگنے ہو کر 450.8 ارب روپے تک جا پہنچے جو ایک سال پہلے 256.7 ارب روپے تھے (**شکل 3.14**)۔[12]

مزید برآں، صارفی مالکاری کے تحت ہاؤس بلڈنگ قرضوں میں اضافہ درج کیا گیا، جسے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملک میں مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو فروغ دینے کی غرض سے م س 22ء سے جاری اقدامات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ آخر جون 2022ء تک پست لاگتی مکاناتی اسکیم کے تحت بینکوں نے کُل 236.0 ارب روپے کے قرضے منظور کیے، جس میں سے 99.8 ارب روپے کے قرضے جاری کیے گئے۔ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2020ء میں مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو مزید فروغ دینے کی غرض سے بینکوں کو یہ اہداف جاری کیے کہ وہ آخر دسمبر 2021ء تک مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو ملک میں نجی قرضوں کے 5 فیصد تک بڑھادیں۔[13] 30 جون 2022ء تک تقریباً 98 فیصد سہ ماہی اہداف حاصل کر لیے گئے ہیں۔[14]

صارفی مالکاری میں سست روی دیکھنے میں آئی

م س 22ء دو پہلوؤں سے مختلف تھا۔ اوّل، گذشتہ برس کی نسبت پالیسی کا ماحول کم سازگار رہا، کیونکہ جون 2021ء میں پالیسی ریٹ 7.0 فیصد تھا، جو جون 2022ء میں 675 بی پی ایس اضافے کے ساتھ 13.75 فیصد تک پہنچ گیا۔ دوم، اسٹیٹ بینک نے بالعموم درآمدات کو بحیثیتِ مجموعی دھیما کرکے معیشت کی ملکی طلب معتدل کرنے اور بالخصوص ملک کے توازنِ ادائیگی کو

12 مکاناتی اور تعمیراتی جزدان میں یہ اجزا شامل ہیں: (i) تعمیراتی مالکاری کے مقاصد کے لیے نجی شعبے کو قرضے؛ (ii) صارفی مالکاری کے تحت ہاؤس بلڈنگ قرضے؛ (iii) رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے جاری کردہ صکوک / ٹی ایف سیز / بانڈز میں براہ راست سرمایہ کاری اور یا مالکاری؛ (iv) رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کے جاری کردہ یونٹس / حصص میں سرمایہ کاری قابلِ اطلاق تمام دیگر ضوابط سے مشروط ہے؛ (v) پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی (پی ایم آر سی) کے جاری کردہ صکوک / بانڈز میں سرمایہ کاری، تاہم، پی ایم آر سی کے صکوک / بانڈز میں سرمایہ کاری اور پی ایم آر سی سے حاصل شدہ نو مالکاری میں سے لاگت، اخراجات اور گھسائی منہا کرکے اسے لازمی ہدف کے لیے رکھا جائے گا؛ اور (vi) مائیکرو فنانس بینکوں کی جانب سے اہل قرض گیروں کو مکاناتی مالکاری کی فراہمی کے لیے ان اداروں کی جانب سے رقوم کی تقسیم کی اصل حد۔

13 دسمبر 2021ء میں ان اہداف کو مزید بڑھاتے ہوئے دسمبر 2022ء تک بینکوں کے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کا 7 فیصد کر دیا گیا۔

14 ماخذ: آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر نمبر 2 برائے 2022ء، بتاریخ 21 جنوری 2022ء اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2022/C2.htm

جدول 3.7: اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

اشیا	شہری علاقے						دیہی علاقے					
	وزن*	م س22ء		مالی سال			وزن*	م س22ء		مالی سال		
		شش1	شش2	م س21ء	م س22ء	حصہ*		شش1	شش2	م س21ء	م س22ء	حصہ*
صارف اشاریہ قیمت	100.	10.1	13.5	8.1	11.8		100.0	9.4	15.8	10.0	12.6	
غذا اور نان الکحل مشروبات	30.4	10.7	16.6	13.1	13.7	4.3	40.9	8.4	17.9	13.4	13.2	5.6
تلف پذیر غذائی اشیا	4.5	-6.1	24.4	0.1	7.5	0.3	5.8	-7.2	30.6	-1.2	9.0	0.5
غیر تلف پذیر اشیا	26.0	14.0	15.4	15.7	14.7	4.0	35.1	11.4	16.2	16.1	13.9	5.1
گندم	0.6	7.4	14.3	31.2	10.9	0.1	3.5	5.0	13.3	31.6	9.2	0.4
آٹا	3.0	15.8	16.1	17.5	16	0.5	3.4	14.3	17.4	20.6	15.9	0.5
خوردنی تیل	1.1	42.9	55.9	15.0	49.9	0.6	0.6	46.3	62.9	19.3	55.4	0.4
گوشت	2.0	16.8	23.9	11.7	20.7	0.5	1.7	17.3	23.8	11.5	21.0	0.4
دودھ تازہ	7.1	11.6	13.5	13.9	12.5	0.9	10.4	8.9	12.6	8.6	11.0	1.1
سبزی گھی	1.0	44.5	55.3	18.9	50.4	0.6	2.4	43.6	60.1	20.2	52.6	1.5
دال مسور	0.2	16.6	47.2	9.3	32.1	0.0	0.2	14.4	47.6	14.3	31.1	0.1
چائے	0.8	4.7	11.7	1.7	8.2	0.1	1.3	4.0	11.5	2.0	7.7	0.1
کپڑے اور جوتے	8.0	10.4	11.2	9.9	10.8	0.9	9.5	8.9	11.0	10.3	9.9	1.0
اقامت، بجلی، گیس	27.0	10.8	8.4	5.7	9.6	2.5	18.5	13.8	13.1	7.5	13.5	2.3
بجلی چارجز	4.6	32.1	14.6	10.8	22.6	0.9	3.4	32.1	14.6	10.8	22.6	0.7
گھریلو تزئین و آرائش کی اشیا	4.1	9.8	13.9	7.2	11.9	0.5	4.1	10.6	16.7	10.2	13.7	0.5
صحت	2.3	9.2	10.3	8.0	9.7	0.2	3.5	7.8	10.2	8.9	9.0	0.3
ٹرانسپورٹ	6.1	15.9	32.5	1.2	24.4	1.5	5.6	13.7	32.8	1.2	23.4	1.3
موٹر ایندھن	2.9	26.3	48.0	-0.7	37.5	1.2	2.5	25.1	48.5	-0.9	37.1	1.0
مواصلات	2.4	3.6	2.8	0.9	3.2	0.1	2.0	0.9	1.0	0.4	1.0	0.0
تفریحی اور ثقافتی	1.7	6.7	9.8	3.3	8.3	0.1	1.4	7.5	11.1	6.5	9.3	0.1
تعلیم	4.9	2.2	7.5	1.1	4.9	0.2	2.1	3.8	5.2	2.0	4.5	0.1
ریستوران اور ہوٹل	7.4	9.8	15.5	8.6	12.7	0.2	6.2	8.3	16.2	8.4	12.3	0.8
متفرق اشیا و خدمات	4.8	8.9	11.9	10.7	10.4	0.5	5.0	8.3	13.4	12.8	10.9	0.6
غیر غذائی غیر توانائی	53.7	7.0	9.2	6.0	8.1	4.3	42.6	7.2	10.8	7.6	9.0	3.7

*م س22ء میں وزن اور حصہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سہارا دینے کی غرض سے محتاطیہ ضوابط کا اعلان کیا۔ کلّی طور پر م س22ء میں صارفی قرضے گذشتہ برس کے 174.0 ارب روپے بڑھ کر 192.2 ارب روپے تک جا پہنچے (**جدول 3.6**)۔

گاڑیوں کے قرضوں میں کمی آئی

م س22ء میں گاڑیوں کے قرضے کم ہو کر 59.7 ارب روپے رہ گئے جو گذشتہ برس 97.0 ارب روپے تھے۔ بلند سودی شرحوں کے ہمراہ اس کمی کو دو اور عوامل سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اوّل، م س22ء میں اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط میں ترامیم، جس کی بنا پر گاڑیوں کے قرضوں کی رفتار بتدریج کم ہوئی۔ وہ ترامیم یہ ہیں: (i) گاڑیوں کے قرضوں کی سہولت کی زیادہ سے زیادہ مدت 7 سال سے کم کر کے 5 سال کرنا؛ (ii) کوئی بھی شخص تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے زیادہ سے زیادہ 3 ملین روپے کی مالکاری حاصل کرنے کا مجاز ہے؛ (iii) گاڑیوں کے قرضوں کے حصول کے لیے کم از کم یکمشت ادائیگی (ڈاؤن پیمنٹ) 15 سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا۔[15]

15 ماخذ: اسٹیٹ بینک: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 23 ستمبر 2021ء۔

شکل 3.17: مہنگائی کی توقعات

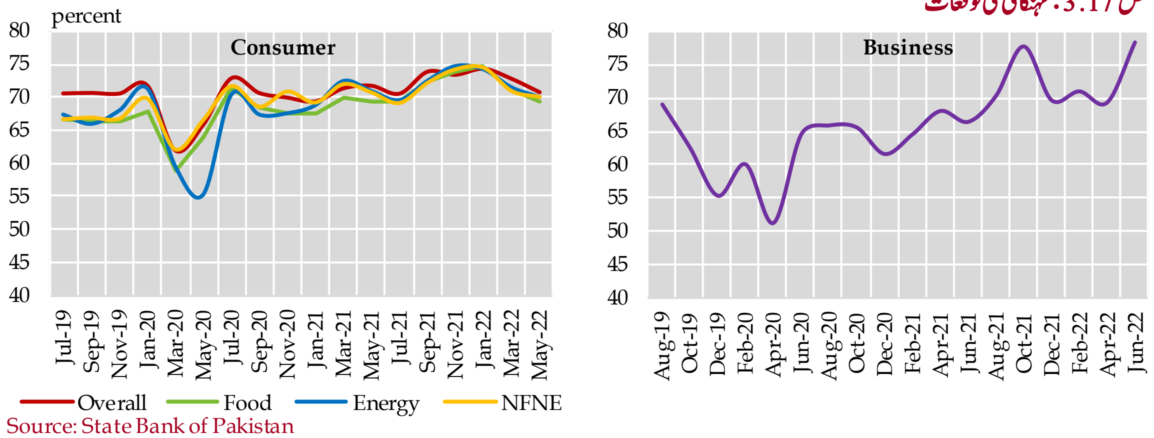

Source: State Bank of Pakistan

دوم، جنوری 2022ء میں حکومت نے ملک میں بننے یا اسمبل ہونے والی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھادی۔[16] ان ضوابطی اقدامات کے اثرات گاڑیوں کے لیے قرضوں پر بھی نظر آئے، کیونکہ زیر جائزہ مدت میں اس ضمن کے قرضے مائل بہ اعتدال ہوتے رہے تھے (**شکل 3.15**)۔ اس کے ہمراہ م س22ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے گاڑی سازوں نے بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت صارف کو منتقل کرنے کے لیے کاروں کی قیمتوں میں بڑا اضافہ کردیا، کیونکہ شرح مبادلہ میں سکڑاؤ اور باربرداری کے چارجز میں اضافے نے صنعت کے لیے خام مال کی لاگت کو بڑھادیا (ملاحظہ کیجیے پیرا بعنوان مہنگائی)۔

3.4 مہنگائی

م س 22ء میں مہنگائی کا دباؤ مسلسل بڑھتا رہا اور قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت گذشتہ برس کی 8.9 فیصد کی سطح سے بڑھ کر 12.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو اسٹیٹ بینک کے 9 تا 11 فیصد کے تخمینے سے متجاوز ہے۔[17] جیسے جیسے سال گزرا، م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 16.1 فیصد تک جاپہنچی جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 10.6 فیصد تھی۔ بالخصوص، جون 2022ء میں عمومی اور قوزی مہنگائی دونوں میں بڑی حد تک اضافہ ہوا، جو 14 برسوں میں بلند ترین تھا (**شکل 3.16**)۔ وسعت کے اعتبار سے مہنگائی شہری اور دیہی دونوں ذیلی اشاریوں میں وسیع البنیاد تھی۔

م س 22ء کے دوران مہنگائی میں اضافہ متعدد عوامل کے باعث ہوا، جو یہ ہیں: (i) مختلف عوامل جیسے رسدی زنجیر میں تعطل کے باعث اجناس کی عالمی قیمتوں میں پائیدار اضافہ (توانائی، غذا اور دھاتی گروپ)؛ خوردنی تیل، گندم اور مکئی جیسی اجناس کی رسدی کمی میں طوالت؛ وبائی دور کے بعد عالمی طلب کی بحالی؛ اور روس یوکرین تنازع؛ (ii) م س 22ء میں غیر متوقع مالیاتی ادخال کے ملکی طلب پر اثرات؛ (iii) آمدنی کی سطحوں میں اضافہ اور معاشی سرگرمیاں بڑھنا؛ (iv) گردشی قرضوں کے انتظامی منصوبے کے تحت بجلی کے نرخوں میں اضافہ؛ اور (v) م س 22ء میں شرح مبادلہ میں 23.1 فیصد کی کمی۔ م س 22ء میں ان تحرکات کی عکاسی کرتے ہوئے مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں، جس کا تعین ایس بی پی آئی بی اے اعتمادِ صارف سروے اور اعتمادِ کاروبار سروے میں کیا گیا (**شکل 3.17**)۔[18]

ان کلیدی عوامل کے ساتھ ساتھ م س 22ء کی تیسری سہ ماہی میں چند ایک تلف پذیر اجناس جیسے ٹماٹر، تازہ پھل اور سبزیوں کی رسد میں کمی (**شکل 3.18**) اور ضمنی مالیات ایکٹ کے تحت ٹیکس کی شرحوں میں اضافے نے بھی

16 جنوری 2022ء میں 1300 سی سی کاروں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 2.5 فیصد اضافہ کردیا گیا، 1301 تا 2000 سی سی کاروں پر 5 فیصد اور 2000 سی سی سے زائد کی کاروں پر 10 فیصد کردی گئی۔ (ماخذ: www.fbr.gov.pk/Categ/Federal-Excise-Act/346)۔

17 اسٹیٹ بینک کا تخمینہ برائے قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جولائی م س 21ء کی بنسبت م س 22ء میں کم ہو کر 7 تا 9 فیصد کی حد میں آ گیا۔ تاہم، سال کے شروع میں ظاہر ہونے والے اُوپری خطرات کے احساس کے تناظر میں ابتدائی مہینوں کے دوران مہنگائی کے حقیقی اعداد و شمار توقعات سے بڑھ گئے۔ لہٰذا، اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2021ء کے زری پالیسی کمیٹی اجلاس میں م س 22ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے کی حد بڑھادی تھی۔

18 ستمبر 2021ء، نومبر 2021ء، جنوری 2022ء، مارچ 2022ء اور مئی 2022ء میں اعتمادِ صارف سروے کرایا گیا، جبکہ اکتوبر 2021ء، دسمبر 2021ء، فروری 2022ء، اپریل اور جون 2022ء میں اعتمادِ کاروبار سروے کرایا گیا۔

شکل 3.18: مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت کے اجزائے ترکیبی

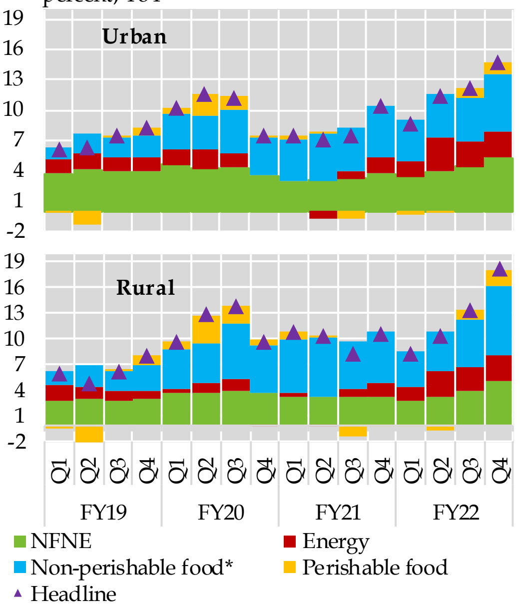

*Inclusive of alcohol beverages and readymade food
Source: Pakistan Bureau of Statistics & SBP calculations

سال کے دوران مہنگائی کا دباؤ بڑھا دیا۔ اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کے اس دباؤ پر قابو پانے کی غرض سے پالیسی موقف تبدیل کیا اور سال کے دوران پالیسی ریٹ میں 675 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ تاہم، زری پالیسی کے اشاروں کی منتقلی میں تاخیر کے پیشِ نظر سال کے دوران مہنگائی بلند سطح پر رہی۔

غذائی گروپ مہنگائی کا سب سے بڑا سبب

م س22ء میں غذائی گروپ، خاص طور پر غیر تلف پذیر زمرہ، کا مہنگائی کے اضافے میں تقریباً ایک تہائی حصہ ہے (**جدول 3.8**)۔ عالمی غذائی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ہمراہ چند اجناس (بالخصوص، دودھ اور گوشت) کے طلب ورسد کے میں فرق نے م س22ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے اس گروپ سے پیدا ہونے والے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ کر دیا۔[19]

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ مہنگائی کے دباؤ کی کلیدی وجہ تھی

شہری علاقوں میں مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت میں تقریباً دس فیصد حصہ غذا کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے براہِ راست اثرات کے باعث ہوا، جس کی وجہ سے ترسیلی لاگت میں اضافہ اور خوردنی تیل، گھی اور چائے کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں اور روپے کی قدر میں کمی نے بھی اس میں اپنا حصہ ڈالا۔ م س22ء کی دوسری ششماہی میں غذائی مہنگائی میں اضافے نے اجناس کی عالمی قیمتوں میں بڑھنے کی چغلی کھائی۔

شکل 3.19: گوشت اور دودھ کا حصہ

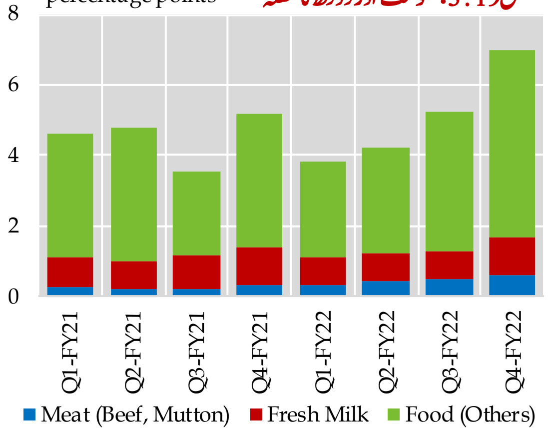

Source: Pakistan Bureau of Statistics & SBP calculations

خاص طور پر سال بھر میں خوردنی تیل کے ساتھ ساتھ نباتی گھی کا غذائی مہنگائی میں سب سے بڑا حصہ رہا۔ پام آئل اور سویابین کی قیمتیں جون 2022ء سے بتدریج مائل بہ پرواز رہیں، جس کی وجہ اہم فصلیں پیدا کرنے والے علاقوں میں ناموافق موسمی حالات کے ساتھ ساتھ کووڈ وبا کے باعث کارکنوں کی کمی تھی۔[20] م س22ء میں نرخوں کے دباؤ کے باعث انڈونیشیا سے برآمدات میں کمی کے خدشات ظاہر ہوئے، جو پام آئل کا دنیا کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے، مارچ 2022ء کے بعد پام، سوئے اور تِلّی کے بیج کے تیل کی قیمتیں مزید بڑھیں کیونکہ روس یوکرین تنازع کی وجہ سے سورج مکھی کے تیل کی برآمدات میں کمی آ گئی تھی۔ لہٰذا، سال بھر میں خوردنی تیل کی وجہ سے شہری مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت میں 1.2 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔[21]

م س22ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے اجناس کی عالمی قیمتوں کے دباؤ کے باعث چائے کی پتی، جس کا شہری غذائی باسکٹ میں حصہ 2.3 فیصد ہے، کی قیمتیں بھی بلند رہیں۔ کینیا دنیا بھر میں چائے کی پتی کا سب سے بڑا برآمد کنندہ

19 م س22ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں شہری علاقوں میں غذائی مہنگائی 14.0 فیصد سے بڑھ کر 18.3 فیصد تک پہنچ گئی جو م س22ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 10.1 فیصد اور 11.0 فیصد تک پہنچ گئی۔
20 ایف اے او غذائی قیمت اشاریہ–دسمبر 2021ء
21 ایف اے او غذائی قیمت اشاریہ–مارچ 2021ء

شکل3.20: تلف پذیر غذائی گروپ

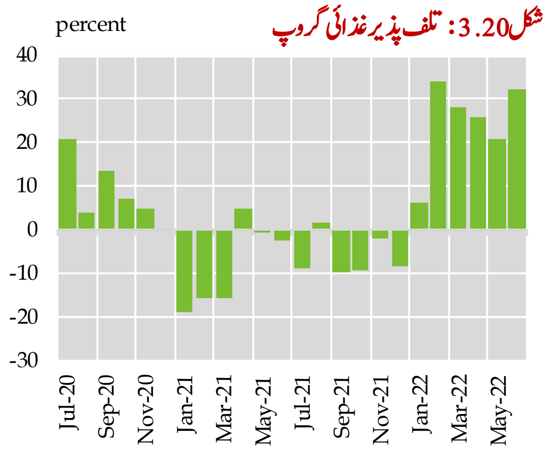

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ملک ہے،[22] وہاں حکومت کی جانب سے چھوٹے کاشت کاروں کو تحفظ دینے کی غرض سے کم از کم تحفظی نرخ متعارف کرائے جانے کی وجہ سے سال کے دوران اس جنس کی عالمی قیمتوں کے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا(**جدول 3.7**)۔ باربرداری کی لاگت میں اضافے نے بھی مختلف دالوں کی قیمتیں بڑھانے میں کردار ادا کیا۔[23] بالخصوص، دال مسور، دال چنا، ثابت چنے کی قیمتوں میں دوہندسی مہنگائی درج کی گئی۔

طلب و رسد کاکردار اور غذائی مہنگائی کی بالواسطہ لاگت

سال کے دوران لائیو اسٹاک (گائے، بکرے کا گوشت اور دودھ) کا شہری اور دیہی غذائی مہنگائی میں تقریباً 27 فیصد کا غالب حصہ رہا(**جدول 3.7**)۔ بالخصوص، گوشت کے گروپ میں مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے اور گذشتہ تین برسوں سے قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت سے مجموعی طور پر تجاوز کررہی ہے۔اس زمرے میں اضافے کا رجحان طلب ورسد کے فرق کی عکاسی کرتا ہے، کیونکہ ملک میں کمزور قدری زنجیر کے ساتھ ساتھ ملکی رسد کو داؤ پر لگا کر گذشتہ برسوں میں گوشت کے برآمدی حجم میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔[24]

شکل3.21: چاول کی مہنگائی

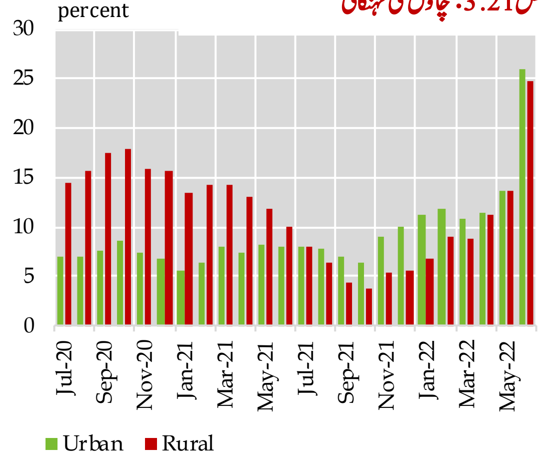

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س22ء میں ان مسائل کے ہمراہ جانوروں میں لمپی اسکن کی بیماری اور توانائی کی بلاواسطہ اور بالواسطہ قیمتوں (ایندھن اور بجلی کے نرخ) میں اضافے نے غذائی اشاریے کو مزید بلند کردیا(**شکل3.19**)۔

تلف پذیر غذائی گروپ کی مہنگائی سال بھر تغیر پذیر رہی (**شکل3.20**)۔ سال کی پہلی ششماہی میں خاطر خواہ ملکی رسد اور معقول درآمدات نے مہنگائی کا دباؤ کم کیا۔ تاہم، م س22ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے تازہ پھلوں، ٹماٹر اور سبزیوں کی قیمتوں میں نرخوں کا دباؤ پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ چند پھلوں کی قدرے پست درآمدات کی وجہ سے رسدی رکاوٹوں اور گذشتہ برس کی نسبت (جیسے پیاز اور تازہ سبزیاں) اساس کی نسبت قیمتوں کے معمول پر آنے سے اس گروپ میں مہنگائی مزید بڑھی۔[25] اس کے علاوہ موسمی قلت کو دور کرنے کے لیے قدرے مہنگے ایرانی ٹماٹروں پر انحصار سے اس گروپ کی مہنگائی میں مزید اضافہ ہوا۔[26]

22 ماخذ: کینیا چائے ڈویلپمنٹ ایجنسی۔ مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہے:
www.ktdateas.com/wp-content/uploads/2021/08/STATEMENT-ON-INCREASE-IN-FARMERS-PAYMENT-23RD-AUGUST-2021.pdf

23 گذشتہ سال کی نسبت م س22ء میں دال ماش کی پیداوار میں 11.6 فیصد کمی آئی، جبکہ دال مسور کی پیداوار گذشتہ برس کے برابر رہی۔ مزید برآں، م س22ء میں دالوں کی اوسط اکائی درآمدی مالیت میں 21.6 فیصد اضافہ ہوا، جو م س21ء میں 10.5 فیصد تھا۔

24 ایس کے، جعفری، ایس زیڈ، حسین، اے عباسی۔(2022ء)۔"پاکستانی گوشت کے برآمدی امکانات کا تجزیہ"، ایس بی پی اسٹاف نوٹ 22/3۔

25 م س21ء کی تیسری سہ ماہی میں متعدد تلف پذیر فصلوں کی خاطر خواہ مقامی پیداوار کے ہمراہ درآمدات کے باعث منڈی میں سبزیوں کی بہتات ہوگئی تھی۔

26 بلوچستان کی فصل ختم ہونے اور سندھ کی فصل آنے کے درمیانی وقفے کے باعث فصلوں کی قلت پیدا ہوئی۔

شکل 3.22: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی سال بسال رجحانات

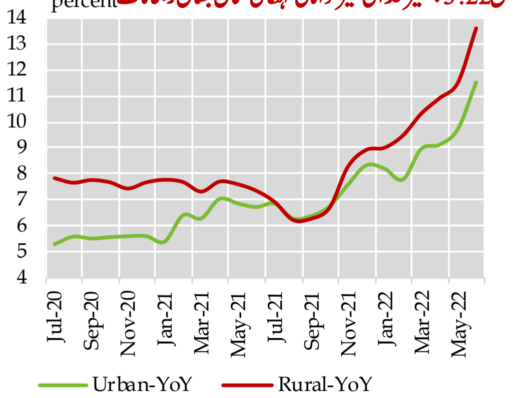

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 22ء میں فوری تیار ہو جانے والی غذائی اشیا کے گروپ میں دوہندسی مہنگائی ہوئی۔ گندم، خوردنی تیل، مرغی کے گوشت، بجلی اور ٹرانسپورٹ کی لاگت بڑھنا اس اضافے کی بنیادی وجوہ ہیں۔

م س 22ء میں کم از کم اعانتی قیمت[27] میں اضافے اور خریداری ایجنسیوں کی جانب سے گندم کی اجرائی قیمت میں اضافے کے سبب گندم کے آٹے کی قیمت بلند رہی۔[28] دوسری جانب گذشتہ برس کی نسبت قدرے بہتر رسدی صورتِ حال کے باعث م س 22ء میں گندم کی قیمت میں اضافہ رُک گیا۔ م س 21ء میں گندم کی پیداوار میں 8.9 فیصد نمو آئی، جبکہ م س 22ء میں ملک میں 2.2 ملین ٹن گندم درآمد بھی کی۔ تاہم اپریل 2022ء کے بعد سے نرخ بڑھنا شروع ہوئے، جس کا سبب آئندہ برس گندم کی متوقع کمی ہے۔[29] اس کے ساتھ ساتھ نئی فصل کے لیے گندم کی اعانتی قیمت میں اضافے نے بھی نرخ بڑھادیے۔[30]

م س 22ء میں چاول کے گروپ میں دوہندسی مہنگائی دیکھنے میں آئی، حالانکہ گذشتہ تین برس سے لگاتار یک ہندسی مہنگائی دیکھی جاتی رہی تھی۔ چاول کی قیمتوں میں اضافہ دسمبر 2021ء میں شروع ہوا، جبکہ چاول کی مختلف اقسام میں غیر معمولی اضافہ مئی 2022ء سے دیکھنے میں آیا (**شکل 3.21**)۔ م س 22ء میں چاول کی پیداوار میں 10.7 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم

شکل 3.23: م س 22ء میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی

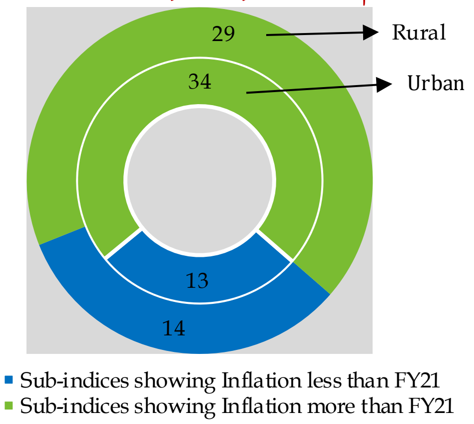

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس جنس کی بڑی برآمدات کے سبب ملکی منڈی میں رسد کم ہوگئی۔[31] پاکستان کے چاول کے برآمد کنندگان کے لیے بھارت کے چاول کی بلند قیمتوں اور روپے کی قدر میں کمی کے باعث اچھے امکانات پیدا ہوئے، جس سے برآمدات میں اور زیادہ مسابقت آگئی۔ اس پس منظر میں مختلف رسد کنندگان کی جانب سے ذخیرہ اندوزی، جیسا کہ منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے، نے بھی اس سہ ماہی میں چاول کی مقامی قیمتیں بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

غیرغذائی غیرتوانائی مہنگائی میں اضافہ ہوا

م س 22ء میں غیر غذائی غیر توانائی گروپ میں مہنگائی کا دباؤ بڑھ گیا۔ بالخصوص، م س 22ء کی پہلی ششماہی اور گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت، م س 22ء کی دوسری ششماہی کے آغاز سے ہی شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے لیے غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی بڑھنا شروع ہوگئی، جبکہ م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران یہ اضافہ دوہندسی تک پہنچ گیا۔ (**شکل 3.22**) بلحاظِ پھیلاؤ زیرِ جائزہ مدت کے دوران یہ اضافہ وسیع البنیاد تھا (**شکل 3.23**)۔ دریں اثنا، م س 22ء کے تقریباً پورے عرصے میں شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی بلند رہی۔

بلند غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی نے طلب اور لاگتی عناصر کے دباؤ کا احاطہ کیا (**شکل 3.24**)۔ م س 22ء میں توسیعی مالیاتی پالیسی کے اثرات نے حقیقی

---

27 م س 21ء اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گندم کی فصل کی کم از کم قیمت فروخت 1400 روپے فی 40 کلو سے بڑھا کر 1800 روپے فی 40 کلو مقرر کردی تھی۔ سندھ نے یہ قیمت یکطرفہ طور پر 2000 روپے فی 40 کلو تک بڑھادی۔

28 ستمبر 2021ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی کی جانب سے زرِاعانت کے خاتمے کے بعد کم از کم اجرائی قیمت 1475 روپے سے بڑھا کر 1950 روپے مقرر کردی گئی تھی۔

29 م س 22ء میں ضمنی تخمینے کے مطابق گندم کی پیداوار 26.4 ملین ٹن رہی جو گذشتہ برس 28.9 ملین ٹن کے ہدف کے عوض 27.5 ملین ٹن رہی تھی۔ ماخذ: اقتصادی سروے 22-2021ء۔

30 مئی 2022ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 6.9 ملین میٹرک ٹن گندم خریدنے کے لیے گندم کی اعانتی قیمت بڑھا کر 2200 روپے فی 40 کلو کردی۔

31 م س 22ء میں چاول کے برآمدی حجم میں 35 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م س 21ء میں 11.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

شکل 3.24: طلب اور لاگتی دباؤ

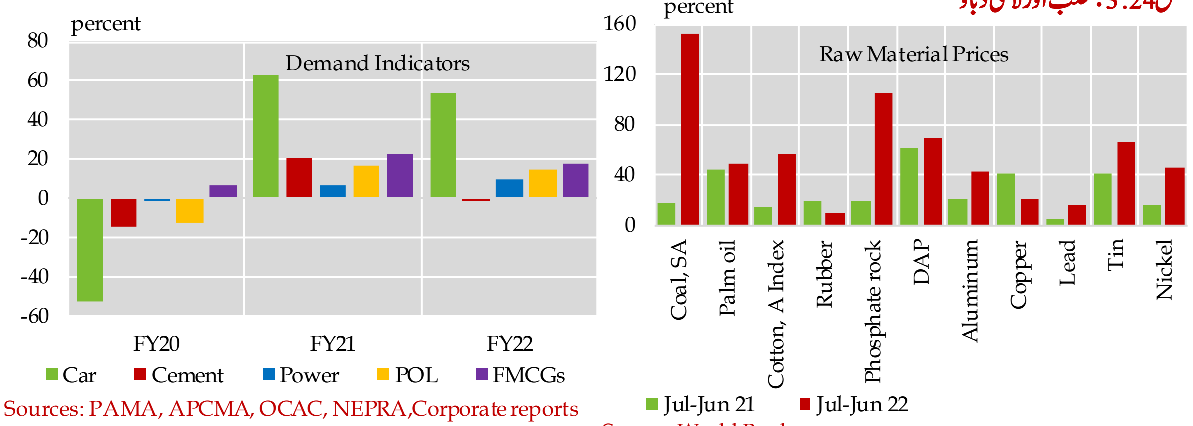

Sources: PAMA, APCMA, OCAC, NEPRA,Corporate reports (various issues)

Source: World Bank

معاشی سرگرمیوں کو روانی بخشی اور اس طرح سال کے دوران ملکی طلب بھی بڑھی۔ برآمدی شعبے کو بھی پالیسی اعانات اور بیرونی شعبے میں مسلسل اضافے سے فائدہ پہنچا۔ م س22ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں وسیع البنیاد توسیع دیکھی گئی۔ صنعت میں قابلِ ذکر نمو کارپوریٹ نفع آوری میں بہتری سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ م س22ء میں خریف کی فصلی کارکردگی میں بہتری سے دیہی علاقوں کی آمدن بھی بڑھی (**شکل 3.24**)۔ چنانچہ معاشی سرگرمیوں میں پائیدار اضافے نے معیشت میں آمدنی سطحوں کو دوام بخشا۔ اس کے ساتھ ساتھ م س22ء میں ترسیلاتِ زر کی بلند آمد نے بھی معیشت کے مختلف گھرانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا۔(**شکل 3.25**)[32]

دوسری جانب سال کے دوران کئی عوامل نے پیداواری لاگت بڑھادی، جس میں پام آئل، ایندھنوں، خام مال کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں،(**شکل 3.25**) کارکنوں کی اجرتوں میں اضافہ، روپے کی قدر میں کمی اور عالمی منڈی میں کپاس کی بلند قیمتوں کے تناظر میں پست ملکی پیداوار شامل ہیں۔ لاگتی عوامل کے ساتھ ساتھ زیرِ جائزہ عرصے میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی پر بھی پست اساسی اثرات پڑے (کووڈ سے متعلق ریلیف کی فراہمی کے بعد م س22-2021ء کے بجٹ میں کچھ سروس چارجز میں ردّوبدل مثال کے طور پر اسکول فیسوں اور ٹرانسپورٹ کرایوں میں، گذشتہ برس کووڈ وبا کے باعث خدمات کی طلب قدرے کم رہی)۔

م س22ء میں غیر غذائی اور غیر توانائی مہنگائی گروپ میں خدمات اور اشیا کا اشاریہ تھوڑا اوپر گیا؛ تاہم موٴخر الذّکر کے اثرات زیادہ نمایاں تھے(**شکل 3.26**)۔ م س22ء میں بنیادی طور پر پست اساس کے سبب مکاناتی کرائے کا اشاریہ بڑی حد تک بڑھ گیا(کووڈ سے متعلق سرگرمیاں) تاہم، م س22ء کی تیسری سہ ماہی میں اس حصے میں تھوڑی سی کمی آئی۔

شکل3.25: آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطحیں

Rising Income Levels

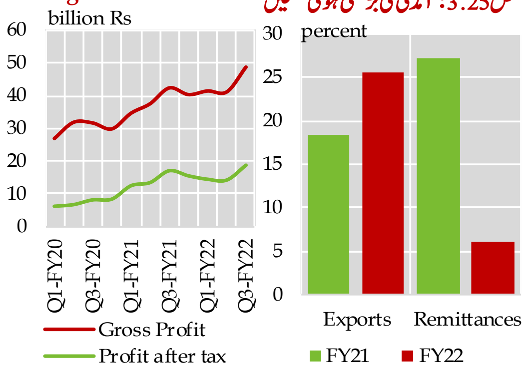

Source: 25 listed companies and State Bank of Pakistan

ایک تہائی غیرغذائی غیرتوانائی مہنگائی میں کپڑوں اور جوتوں، پلاسٹک مصنوعات، گھریلو آلات، ادویات، موٹر گاڑیوں اور نصابی کتابوں کا حصہ ہے، جو درآمدی خام مال کے ساتھ ساتھ طلبی اضافے کی بھی عکاس ہے۔[33] مثلاً، کپڑوں کے حوالے سے ٹیکسٹائل صنعت کے لیے کپاس کے ایک اہم خام مال ہونے کے ناتے اس نے سال کے دوران نرخوں کے رجحان کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ م س 22ء میں کپاس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا کیونکہ ہدف سے کم ملکی پیداوار نے طلب و رسد کا فرق بڑھادیا تھا۔ مقامی ٹیکسٹائل

32 م س21ء میں حکومت نے گندم کی فصل کی کم ازکم اعانتی قیمت 1400 روپے فی 40 کلو سے بڑھا کر 1800 روپے فی چالیس کلو کردی تھی۔ اسی طرح، م س22ء میں سندھ اور پنجاب نے گنے کی اعانتی قیمت 225 روپے فی چالیس کلو سے بڑھا کر 250 روپے فی چالیس کلو کردی، جو گذشتہ برس بالترتیب 200 روپے اور 202 روپے تھی۔

33 کپاس، پلاسٹک اور کاغذ کی عالمی قیمتیں عالمی رسدی زنجیروں میں تعطل کے باعث بڑھ رہی ہیں۔

شکل 3.26: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی - حصہ

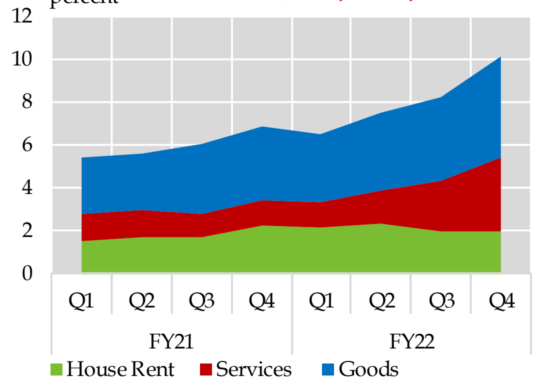

Source: Pakistan Bureau of Statistics

صنعت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ملک کو ایک ایسے وقت میں درآمدات پر انحصار کرنا پڑا جب کپاس کی عالمی قیمتیں بھی بلندیوں پر تھیں۔ اسی طرح جولائی تا مارچ م س 22ء میں ٹیکسٹائل کی تیار ملبوسات کی مضبوط طلب، یعنی 13 فیصد سال بسال نمو، نے قیمتوں کے دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔

اسی طرح م س 22ء میں تعمیراتی خام مال کے اشاریے نے بڑھتی ہوئی طلب اور عالمی قیمتوں دونوں کے اثرات کی عکاسی کرتے ہوئے شہری قوزی مہنگائی میں تقریباً 10 فیصد کا حصہ شامل کیا۔ طلبی اعتبار سے تعمیراتی شعبے کے لیے میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کے تحت مختلف ٹیکس مراعات، انفراسٹرکچر منصوبوں پر تعمیراتی مصارف میں اضافے کے ہمراہ ترسیلاتِ زر کی رقوم کی مسلسل آمد اور دبی ہوئی طلب کی گلوخلاصی نے تعمیراتی مواد کی قیمتوں میں دباؤ بڑھا دیا۔ لوہے کی سلاخوں کی قیمتوں میں اضافے نے تعمیراتی خام مال کے اشاریے کو بڑھانے کے لیے مزید دباؤ ڈالا۔[34]

م س 2021-22ء کے بجٹ میں گاڑیوں کے گروپ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کا اعلان کیا گیا، جس سے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مہنگائی کم ہو گئی (**شکل 3.27**)۔[35] تاہم، م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں گاڑی سازوں نے بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت صارفین تک منتقل کرنے کے لیے قیمتوں میں اچھا خاصا اضافہ کر دیا۔ شرح مبادلہ میں کمی اور باربرداری کے بڑھتے ہوئے

شکل 3.27: موٹر گاڑیوں کی مہنگائی

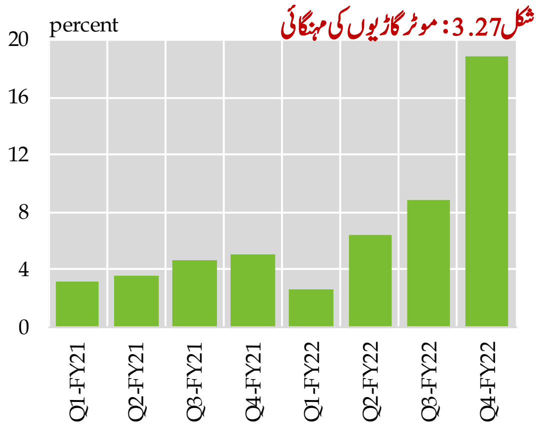

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چارجز نے صنعتی خام مال کی لاگت بڑھا دی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے بھی جنوری 2022ء میں ضمنی مالیاتی بل کے توسط سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھا دی۔[36] م س 22ء میں قیمتوں میں اضافے کے باوجود کاروں کی فروخت تقریباً 54 فیصد رہی جو مستحکم طلبی دباؤ ظاہر کرتا ہے۔

م س 21ء کی نسبت م س 22ء میں ادویات کی قیمتوں میں بھی دوہندسی اضافہ ہوا۔ یہ اشاریہ م س 22ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے تھوڑا اوپر آنا شروع ہوا، جس کا سبب بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت بشمول اجرتیں، بجلی، خام مال اور روپے کی قدر میں کمی ہے۔ خاص طور پر فروری 2022ء میں ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی نے چین سے آنے والے خام مال کی لاگت میں اضافے کے باعث مختلف ادویات میں استعمال ہونے والی پیراسٹامول کی خردہ قیمت میں اضافہ کر دیا۔[37] صحتِ عامّہ بلحاظِ صارف اشاریہ کے تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی کیمیائی اجزا کی قیمتیں بڑھنے کے بعد غذائیت سے متعلق ادویات کے ساتھ ساتھ زندگی بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔

خدمات کے شعبے میں مہنگائی میں اضافے کی جزواً عکاسی اساسی اثر سے ہوتی ہے کیونکہ قیمتیں گذشتہ سال کی بہ نسبت بلند تھیں، جس کی وجہ م س 21ء میں

34 م س 22ء میں آئی ایم ایف کے اشاریہ برائے بنیادی دھات میں 14.8 فیصد اضافہ ہوا، جو م س 21ء میں 40.3 فیصد اضافے سے زائد تھی۔

35 1000 سی سی تک کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی گئی جبکہ 1000 سی سی تک کی کاروں پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا گیا۔

36 ضمنی مالیاتی بل (2022ء)، جسے جنوری 2022ء میں منظوری ملی، میں ملکی سطح پر اسمبل اور تیار کردہ 850 سی سی تک کی گاڑیوں پر سیلز ٹیکس کی شرح 12.5 فیصد کر دی گئی۔ 1000 سی سی یا اس سے اوپر کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 2.5 فیصد سے بڑھا کر 5.0 فیصد کر دی گئی۔

37 مجلسِ قائمہ برائے قومی صحت، ضوابط اور رابطے کی پریس ریلیز، 9 فروری 2022ء۔ (https://na.gov.pk/en/pressrelease_detail.php?id=4732)

شکل 3.28: نقشہ حرارت-شہری خدمات

	وزن	جولائی 21ء	اگست 21ء	ستمبر 21ء	اگست 21ء	اگست 21ء	دسمبر 21ء	جنوری 22ء	فروری 22ء	مارچ 22ء	اپریل 22ء	مئی 22	جون 22ء
خدمات	16.3	**4.5**	**3.6**	**3.4**	**3.3**	**5.6**	**6.3**	**6.3**	**6.8**	**9.7**	**10.0**	**10.9**	**13.5**
درزی	1.1	8.3	8.2	7.9	7.8	8.4	9.0	9.1	8.9	9.1	11.0	11.9	13.2
دھوبی	0.1	12.9	8.0	4.6	4.5	21.2	20.4	22.0	22.9	23.6	23.6	27.4	30.3
مستقل اجرتیں	0.2	5.5	4.1	3.6	7.4	8.0	7.9	8.0	7.8	7.8	9.3	10.1	11.7
پانی کی فراہمی	0.5	10.5	6.6	4.1	4.0	3.9	3.3	3.6	3.6	4.1	4.3	5.2	5.0
کچرا اٹھانا	0.1	4.4	3.8	4.7	4.7	5.1	4.9	4.8	5.4	5.2	5.3	12.9	13.8
گھریلو ملازمین	0.8	2.2	2.4	2.5	2.3	3.0	3.0	4.0	9.4	9.4	9.8	11.8	12.3
ڈاکٹر کلینک فیس	0.4	11.9	11.3	8.9	6.3	7.7	8.7	8.9	8.8	9.1	10.2	10.2	11.0
دندان ساز کی خدمات	0.0	8.5	7.1	6.3	6.1	6.4	7.2	4.9	6.6	5.7	5.7	6.3	7.0
طبی ٹیسٹ	0.2	6.4	5.1	3.5	3.8	4.1	5.0	5.0	7.5	7.2	9.1	8.9	11.0
اسپتالوں کی خدمات	0.6	8.2	7.9	9.0	8.2	8.1	8.8	9.1	10.1	8.8	8.5	8.5	7.5
مکینیکل خدمات	0.4	5.3	5.6	5.1	4.9	9.8	8.8	9.9	12.6	13.2	14.1	15.0	16.2
گاڑیوں پر ٹیکس	0.0	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6	7.6
ٹرانسپورٹ خدمات	1.7	8.5	-0.8	-0.3	0.8	12.2	12.7	11.6	9.3	19.1	20.3	22.4	34.8
ڈاک کی خدمات	0.0	11.1	11.1	11.1	10.9	10.9	10.9	8.4	2.1	2.1	1.4	1.4	13.6
مواصلاتی خدمات	1.9	2.5	2.5	2.5	2.5	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	0.3	0.3	0.3
تفریحی اور ثقافتی خدمات	0.6	3.7	3.5	3.2	3.3	3.4	4.7	4.6	4.2	4.2	4.2	5.0	8.3
تعلیم	4.9	1.5	2.5	2.2	1.9	2.2	2.6	3.0	3.2	9.0	9.2	10.4	10.4
شادی ہال	1.8	3.4	2.5	2.6	2.2	9.2	12.6	12.8	13.5	13.3	13.2	13.2	21.5
اقامتی خدمات	0.1	0.8	0.5	4.4	4.0	4.4	4.9	4.9	4.9	8.4	8.4	8.5	8.4
بناؤ سنگھار کی خدمات	0.8	7.8	6.4	6.4	6.5	7.1	7.7	6.0	10.7	10.6	10.7	10.9	14.2

سرخ: بلند ترین؛ پیلا: پست ترین

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کووڈ سے متعلق حکومتی ریلیف پیکیج ہے (**شکل 3.28**)۔[38] م س 22ء میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ایندھن کی بلند قیمتوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھی۔ اسی طرح مواصلاتی خدمات جیسے کوریئر چارجز نے بھی ٹرانسپورٹ لاگت میں اضافہ ظاہر کیا۔ معاشی سرگرمیوں میں مضبوطی، اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی سال بسال قیمتوں کے اثرات تفریحی اور ثقافتی خدمات میں بھی نظر آئے کیونکہ اس گروپ میں مہنگائی بڑھی۔ کم اجرت کے دباؤ (تعمیراتی اجرتیں، درزی، صاف صفائی اور دھوبی، بناؤ سنگھار، کچرا جمع کرنا، گھریلو ملازمین اور میکینیکل خدمات)، جس کا شہری مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں وزن 3.5 ہے، م س 22ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے سال بسال بنیاد پر بلند سطح پر رہے، جس کا سبب پست اساسی اثر ہے۔ اس امر سے بھی معیشت میں مہنگائی کے مجموعی دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے، جو پست آمدنی والے گھرانوں کی آمدنی پر نظر آنا شروع ہوئے (**شکل 3.29**)۔

توانائی بڑی حد تک مہنگی ہوئی

م س 22ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے نہ تھمنے والے سلسلے اور گردشی قرضوں کے انتظامی منصوبے کے تحت بجلی کے نرخوں میں اضافے نے توانائی کی مہنگائی میں بنیادی کردار ادا کیا (**شکل 3.30**)۔ سال کے دوران روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کی تخفیف نے مہنگائی کے دباؤ کو مزید ہوا دی۔ مجموعی طور پر م س 22ء میں شہری اور دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی کے اشاریے میں بالترتیب 25.3 فیصد اور 24.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 4.1 فیصد اور 6.6 فیصد تھا۔

38 مثلاً، م س 22ء کے بجٹ میں گاڑیوں پر ٹیکس اور پوسٹل خدمات کے چارجز بڑھا دیے گئے۔

شکل 3.29: پست اجرتی شرح میں (شہری)

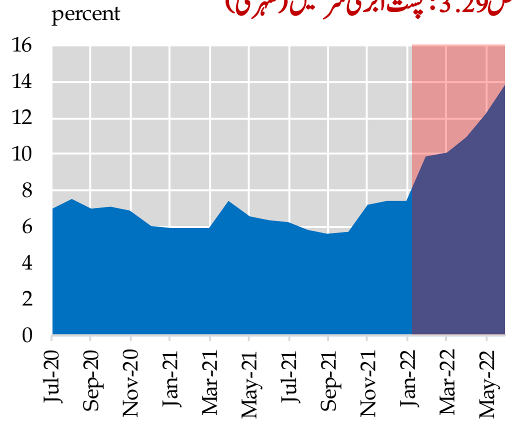

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 22ء کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں موٹر ایندھن اشاریے میں تقریباً 37 فیصد اضافہ ہوا، جس سے سال بھر میں عمومی مہنگائی 1.0 فیصدی پوائنٹس بڑھ گئی۔ حکومت نے اجناس کی عالمی قیمتوں (**شکل 3.31**)[39] میں اضافے سے ملکی صارفین کو ریلیف دینے کے لیے سال کے

بیشتر حصے میں ایندھن پر پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی اور جی ایس ٹی کو کم کر دیا تھا (**شکل 3.32**)۔ مارچ 2022ء میں حکومت نے یوکرین کے بحران کے منفی اثرات سے صارفین کو بچانے کے لیے پیٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں کو کم کر دیا۔

شکل 3.31: ایندھن کی قیمتیں

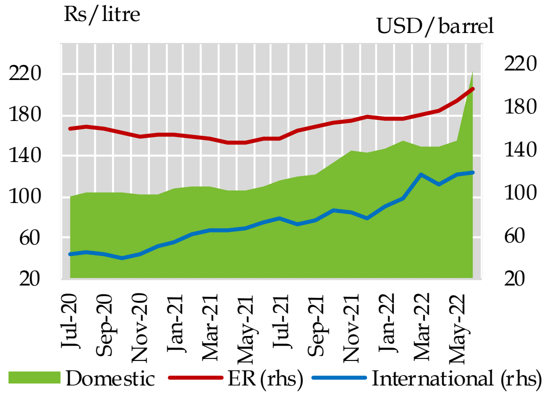

Source: PBS, SBP and Bloomberg

جولائی تا مارچ م س 22ء میں ریلیف کے ان اقدامات کے باوجود شہری علاقوں میں ایندھن اشاریہ 30.2 فیصد بڑھا۔ بالخصوص، م س 22ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے ایندھن کی قیمتیں دباؤ میں آئیں اور م س 22ء کی تیسری سہ ماہی (سال بسال) میں اس کے بلند ترین براہِ راست اثرات مجموعی مہنگائی میں 1.0 فیصد پوائنٹس بڑھانے پر منتج ہوئے۔ تاہم حکومت نے بیرونی کھاتے کی بڑھتی ہوئی زد پذیری اور مالی مشکلات کے سبب 27 مئی 2022ء سے ریلیف پیکیج کو بتدریج ختم کرنا شروع کر دیا۔ زراعانت کے خاتمے سے ایندھن کی مہنگائی کا اشاریہ 58.5 فیصد بڑھا، جس نے م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران عمومی مہنگائی (14.8 فیصد) میں 1.8 فیصد پوائنٹس کا حصہ ڈالا۔

شکل 3.30: توانائی کی مہنگائی کے اجزائے ترکیبی

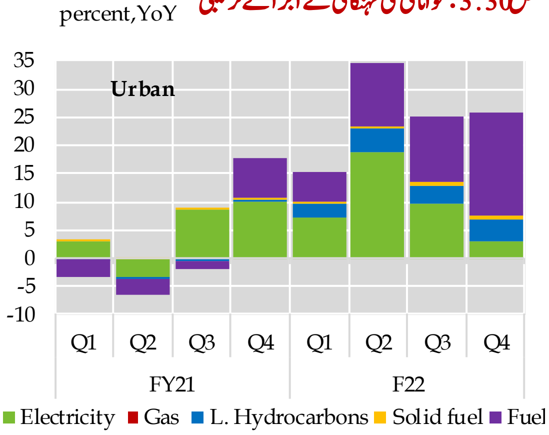

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسی طرح اجناس کی بلند قیمتوں کے باعث گردشی قرضوں کے انتظامی منصوبے کے تحت بجلی کے چارجز میں تبدیلی کے لیے ایندھن کی لاگتی ایڈجسمنٹ کی ضرورت پیدا ہوئی۔ م س 22ء میں اس تبدیلی سے بجلی کے نرخوں کے اشاریے میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا، شہری اور دیہی دونوں زمروں کے لیے، جس سال بھر میں عمومی مہنگائی میں ایک فیصدی پوائنٹ کا اضافہ کیا۔ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ایندھن کی لاگتی ایڈجسمنٹ میں بڑی تبدیلی سے پست اساسی اثر کے باعث اس گروپ کی مہنگائی میں بڑی حد تک اضافہ ہوا (**شکل 3.33**)۔ تاہم، م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں حکومتی مراعات کے پیکیج کے سبب اس کے اثرات تھوڑے سے محدود رہے، کیونکہ

39 کووڈ کے وبائی دور کے بعد طلب کی بحالی اور طوفان کے باعث امریکہ میں پیداواری تعطل سے منسلک رسدی تعطل کے باعث ایندھن کی عالمی قیمتیں بڑھتی رہی ہیں۔ طوفان آئیڈا نے امریکہ میں تیل کی پیداوار اور صفائی کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں، جو آخر اگست 2021ء میں امریکی ریاست لوزیانہ کے شہر پورٹ فورشوں میں آیا۔ امریکی محکمہ داخلہ کے شعبہ سلامتی اور ماحولیاتی نفاذ کے تخمینے کے مطابق امریکی وفاق کے زیرِانتظام خلیج میکسیکو کے علاقوں میں خام تیل کی تقریباً 96 فیصد پیداوار تعطل کا شکار ہوئی۔

شکل 3.32: پیٹرول کی قیمت کے اجزائے ترکیبی

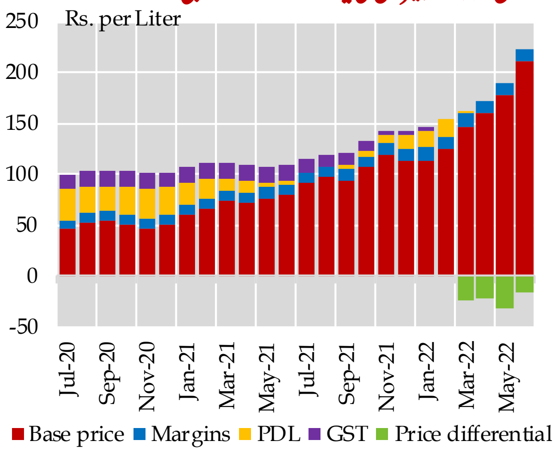

Source: Oil & Gas Regulatory Authority

اس کے ذریعے بنیادی نرخ میں 5 روپے کی کمی کر دی گئی۔ فروری 2022ء میں وزیر اعظم کے اعلان کردہ ریلیف پیکیج کے تحت 5 کلوواٹ سے کم لوڈ کے حامل کمرشل صارفین اور 700 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے "نان ٹائم یوز" گھریلو صارفین (ماسوائے 100 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے صارفین جنہیں لائف لائن صارفین کہا جاتا ہے) اس پیکیج سے استفادے کے اہل تھے۔[40] اس کے اثرات ریلیف پیکیج کے خاتمے سے قبل جون 2022ء تک جاری رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مائع ہائیڈروکاربن (ایل پی جی)

شکل 3.33: ایندھن چارج میں ردوبدل

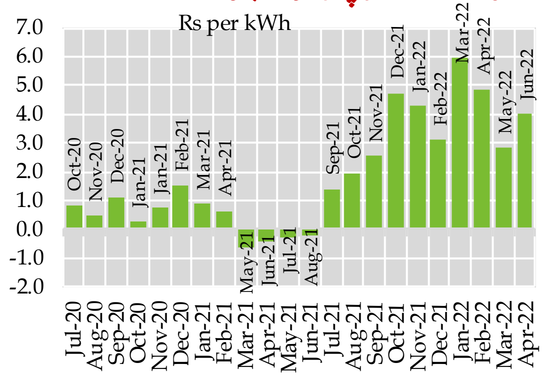

Note: x-axis indicate months for which fuel charge adjustment was charged
Source: National Electric Power Regulatory Authority

کے زمرے نے بھی توانائی کی مہنگائی میں ایک بڑا حصہ ڈالا۔ م س 22ء میں شہری اور دیہی علاقوں دونوں میں ایل پی جی اشاریے میں بالترتیب 67.1 فیصد اور 54.1 اضافہ ہوا، جبکہ م س 21ء کے دوران 1.8 فیصد اور 2.9 فیصد کمی آئی تھی۔ عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے بعد جولائی 2021ء سے ملک میں ایل پی جی کی قیمتیں دباؤ میں ہیں۔ م س 22ء میں وبائی دور کے بعد عالمی طلب کی بحالی کے تناظر میں رسد ناکافی تھی اس کے ساتھ ساتھ م س 22ء کے دوران روس یوکرین تنازع کی وجہ سے بھی ایل پی جی کی عالمی قیمتیں بڑھ کر ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئیں۔

---

40 ماخذ: www.nepra.org.pk